ماہنامہ نعت لاہور

محمد حسین فقیرؒ کی نعت

Old Picture of Al-Madinah Al-Munawwarah

ماہنامہ **نعت** لاہور

جلد ۷ جنوری ۱۹۹۴ شمارہ ۱

محمد حسین فقیر کی نعت

ایڈیٹر: راجا رشید محمود

مشیرِ خصوصی: چوہدری رفیق احمد باجوہ ایڈووکیٹ

ڈپٹی ایڈیٹر: شہناز کوثر، اظہر محمود

مینیجر: اختر محمود

قیمت ۱۵ روپے (فی شمارہ)
۱۶۰ روپے (زرِ سالانہ)
عرب ممالک کے لیے: ۱۰۰ ریال

پرنٹر: حاجی محمد نعیم کھوکھر۔ جیم پرنٹرز۔ لاہور
پبلشر: راجا رشید محمود

کمپیوٹر کمپوزنگ: نعت کمپوزنگ سنٹر
خطاط: منظر رقم

بائنڈر: خلیفہ عبدالمجید۔ بک بائنڈنگ ہاؤس ۳۸۔ اردو بازار۔ لاہور

اظہر منزل مسجد سٹریٹ نمبر ۵۔ نیو شالامار کالونی۔ ملتان روڈ

فون ۷۴۶۳۶۸۴ لاہور (پاکستان) پوسٹ کوڈ ۵۴۵۰۰

بسم اللہ

وہ مجھ پر ناراض ہوا
اس نے مجھے برا بھلا کہا
اس نے میرے عقیدے کے خلاف لکھا اس نے مجھے بدعتی گردانا
وہ اپنے عمل سے میرا دل دکھانے کا اہتمام کرتا رہا

میں اگر اس کے خلاف قلم اٹھاتا تو اسے جارحانہ کارروائی نہ کہا جا سکتا، کہ پہل اس نے کی تھی
میں اس کے خلاف رویہ رکھتا تو اس کا اظہار کر سکتا تھا، کیونکہ اپنے تعصبات و تأثرات کو رواداری کی ردا میں لپیٹنے کی صلاحیت سے عاری ہوں، منافقت اور مداہنت میری عملی ڈکشنری کے الفاظ نہیں ہیں
لیکن اپنے اس دشمن کے خلاف تو میں کچھ سوچ بھی نہیں سکتا
وہ مجھ سے تو ناراض ہے، مجھے تو برا بھلا کہتا ہے، مجھے بدعتی سمجھتا ہے، میرے حق میں تو نہیں ہے ـــــ لیکن میرے سرکار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا نام لیوا ہے، سرزمینِ محبت سے عقیدت رکھتا ہے، درود و سلام کا مبلغ ہے
مجھے برا سمجھنے اور کہنے والا میری تعریف کا ہدف ہے
کیونکہ میرے ممدوح، میرے خالق و مالک کے ممدوح (علیہ الصلوٰۃ والسلام)
مجھ سے ناراض اس شخص کے بھی ممدوح ہیں
ممدوح و محبوب، مجازی ہو تو رقابت پیدا ہوتی ہے
ممدوح و محبوب، حقیقی ہو، محبوبِ کبریا علیہ التحیۃ والثناء ہوں، تو محبت پیدا ہوتی ہے
مجھے محمد حسین فقیر سے محبت ہے!

مدینۂ طیبہ کا ایک ثناگو

ـــــــ محمد حسین فقیر

تحریر: راجا رشید محمود

میں ۱۹۸۹ء میں پہلی بار اپنی والدۂ ماجدہ رحمہا اللہ تعالیٰ (اللہ کریم جل شانہ العظیم انہیں جنت میں سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت کا شرف بخشے) اور اپنی خالہ کے ہمراہ مدینۂ طیبہ میں حاضری کی سعادت سے بہرہ ور ہوا۔ دوسری مرتبہ ۱۹۹۱ء میں میرے دو محترم احباب رفیق احمد خاں اور فیاض حسین چشتی نظامی میرے ساتھ تھے۔ "۹۲" حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اسمِ گرامی "محمد" (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کا عدد ہے۔ اس برس ہم نو درود خواں اس سعادت سے مشرف ہوئے۔ ان آٹھ ساتھیوں کے ساتھ مجھے یہ نیا تجربہ ہوا کہ ہم آٹھ دن مدینۂ کریمہ میں رہے تو شکر رنجی تک کا شائبہ بھی نہیں ہوا۔ پھر مکہ مکرمہ گئے تو ہر روز کسی نہ کسی دوست کا کسی دوسرے دوست کے ساتھ بحث مباحثہ ہو جاتا، ایک آدھ بار گفتگو کچھ تیز بھی ہو جاتی اور میں بیچ بچاؤ کرا دیتا۔ آخری دن ہم پھر مدینۂ پاک میں آ گئے اور وہاں پھر ان دوستوں میں ناراضی کا کوئی حوالہ نہیں بنا۔

میں نے اس سے یہ نتیجہ نکالا کہ ذہنی ہم آہنگی بھی ہو اور گروپ بھی بڑا نہ ہو تو مکۂ معظمہ اور مدینۂ منورہ میں اختلافِ رائے تک کی نوبت نہیں آتی اور گروپ بڑا ہو تو بھی مدینۂ طیبہ میں اتفاق و یگانگت ہی کی کیفیت رہتی ہے۔ لیکن اس بار (۱۹۹۳ میں) چھوٹا گروپ ہونے کے باوجود ایک عجیب تجربہ یہ ہوا کہ مکہ مکرمہ میں تو صورتِ

حال نسبتاً" بہتر رہی، مدینہ شریف پہنچتے ہی دو ساتھیوں نے ٹیڑھی ٹیڑھی باتیں شروع کر دیں، کچھ ایسی باتیں بھی کیں جو اس سرزمینِ پاک کی عظمتِ تقدس کے منافی تھیں۔ میں نے تو خیر ساتھیوں سے علیٰحدہ رہائش اختیار کر لی لیکن یہ بات مجھے پریشان کرتی رہی کہ جو حضرات مکۂ پاک کے تین دن کے قیام میں نہیں کھلے، وہ مدینۂ پاک میں ایک ہی دن میں کیسے کھل گئے۔

سرزمینِ محبت مدینۂ معظمہ سے واپس آتے ہی میں محمد حسین فقیرؔ کے نعتیہ مجموعے "سفینۂ عشقِ مدینہ یعنی دیوانِ فقیرؔ" کے مطالعے میں مصروف ہو گیا۔ اس مطالعے کے دوران میں مجھے ایک ایسا شعر نظر آیا جس نے میرا یہ مسئلہ حل کر دیا۔ شعر یہ ہے:

نیک و بد کی وہیں صورت نظر آ جاتی ہے
ایسے ہیں شہرِ نبیؐ کے در و دیوار لطیف

اس شعر نے مجھے کلامِ فقیرؔ سے اتنا قریب کر دیا کہ اس کا انتخاب آپ کے سامنے ہے۔ محمد حسین فقیرؔ کا زیرِ نظر مجموعۂ نعت "سفینۂ عشقِ مدینہ یعنی دیوانِ فقیرؔ" مطبع فاروقی دہلی میں آج سے سوا سو سال پہلے (۱۲۹۱ھ) میں طبع ہوا۔ ۳۰۴ صفحات کی اس کتاب میں زیادہ تر اشعار سرزمینِ محبت مدینۃ النبی (علی صاحبہ الصلوٰۃ والسلام) سے متعلق ہیں۔

محمد حسین فقیرؔ تمنائے مدینہ میں یوں تر زبان نظر آتے ہیں:

کس لیے میری دوا کی فکر میں احباب ہیں
بے مدینے جائے اب کچھ ہو چکا دل کا علاج
شغلِ وطن میں دل ہو یہاں یا سفر میں ہو
یا رب! نہ ہو مدینے سے غافل کسی طرح

سرزمینِ محبت کے سفرِ مبارک کے ذکر میں کی گئی ایک نعت کے چند اشعار دیکھیے:

ہے سبیل قربِ پیغمبرؐ مدینے کا سفر
کر نصیب اے خالقِ اکبر! مدینے کا سفر

چلتے چلتے مر بھی جائے تو ہے امیدِ نجات
یاں کے لاکھ آرام سے بہتر مدینے کا سفر
کب وہ دن ہوگا، دمِ رخصت کہیں گے اقربا
لے مبارک تجھ کو اے مضطر! مدینے کا سفر

بعض لوگ مکۂ مکرمہ جا کر مدینۂ طیبہ حاضری کی سعادت سے محروم واپس آ جاتے ہیں، محمد حسین فقیرؔ ایسوں کے ذکر میں کہتے ہیں:

بعضے جانے والے بیت اللہ سے کیوں آ جاتے ہیں
چاہیے، لازم ہو واں ان پر مدینے کا سفر

طیبۂ اقدس کے راستے کی لذت سے لطف اندوز ہوتے ہیں تو اس کا اظہار یوں کرتے ہیں۔

کلفتِ راہِ مدینہ کی وہ لذت پا چکے
کیوں رہے عشاق کا دل مائلِ عیش و نشاط
فدائے راہِ مدینہ ہوں میں، جو مر جاؤں
تو قبر میری ہو اس راہ میں نشاں کے لیے

طابۂ مطہرہ تک رسائی کی لگن میں مگن شاعر کو سنیے:

کب وہ دن ہو گا، کہیں گے قافلے والے کہ آج
بیچ میں باقی مدینے کے، کوئی منزل نہیں
الٰہی! مسکن ہو شہرِ احمدؐ عمل ہو اپنا درود بے حد
کہوں میں ہر دم قرینِ مرقد، اِلٰھی صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٖ

زیارتِ مدینہ منورہ کی خوش بختی پر نازاں شاعر، خالق و مالکِ حقیقی جل و علا کی بارگاہ میں نذرانۂ تشکر یوں پیش کرتا ہے:

نہ کیوں ہو دل سے زباں پر ہزار شکرِ خدا
دکھایا شہرِ نبیؐ لاکھ بار شکرِ خدا

مدینۂ پاک کے ایک عاشقِ صادق، ڈاکٹر محمد عاشق الفیضوی المدنی خود شہرِ سرکار (صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں باادب رہتے ہیں اور دوسروں کو باادب حاضری کی دعا دیتے ہیں۔ اللہ کریم، سب کو باادب حاضری کی کیفیتوں سے سرشار کرے، محمد حسین فقیر بھی ادب و تکریم شہرِ رسولِ کریم (علیہ الصلوٰۃ والتسلیم) کی اہمیت پر زور دیتے ہیں:

وہ طیبہ ہے، کاش گناہوں سے ہو کر پاک
ہو جاؤں اس میں رہنے کے قابل کسی طرح
مسکنِ محمدؐ ہے، جائے روح و قرآں ہے
منع ہے ہمیں پھرنا بے وضو مدینے میں
دور سے لازم ہے ہم کو عرضِ تسلیمات واں
کیا قریں ہوویں غلام اپنا قرینہ چھوڑ کر
جو واں حاضر بھی ہیں اور دل وہاں حاضر نہیں ان کے
تو وہ کیا جانیں، اے یارو! کہاں ہے روضۂ احمدؐ

حضور سیدِ عالم و عالمیاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ بیکس پناہ میں حاضر ہونے والے خوش بخت مواجہۂ مقدسہ میں جالیوں کی زیارت کرتے ہیں تو اپنے مرغِ دل کو وہیں تڑپتا پھڑکتا پاتے ہیں۔ جالیاں جن پر

لا الہ الا اللہ الملک الحق المبین
محمدؐ رسول اللہ صادق الوعد الامین

لکھا ہوا ہے، حضارِ دربارِ نبوی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے دلوں میں بستی ہیں۔ جالیوں کے دیدار کی مختلف کیفیتوں کے بارے میں محمد حسین فقیر لکھتے ہیں:

نظرِ شوق کو اللہ رسائی ہوتی
آنکھ جالی درِ احمدؐ کی بنائی ہوتی
ان جالیوں میں جھانک کر کہتی تھی چشمِ دل
کیونکر کہوں کہ میری کہاں تک نظر گئی
نگاہِ محوِ نظارہ پھرے کس طور جالی سے
کہیں کب اک طرف سے گردنِ تصویر پھرتی ہے

وہاں تارِ نظر جالی سے زخمِ دل کو سیتے تھے
ہمیں اب کیوں یہاں وہ تار، وہ سوزن نہ آئے یاد
کھلتی ہیں ان کے دیکھنے سے چشم ہائے دل
ان جالیوں سے ہوتی ہے کیا کیا جِلائے روح
یا تو آنکھیں تھیں وہاں ان جالیوں میں رات دن
یا وہی آنکھیں ہیں اور دن رات حیرانی، دریغ!

جالیوں تک ہاتھوں کی رسائی کی خواہش بڑے حوصلے کی بات ہے۔ اپنے کلام میں فقیر کہیں کہیں اس تمنا کو زبان بخشتے ہیں اور کہیں یہ مضمون باندھتے ہیں:

دستِ کوتہ جالیوں تک خود رسا کیونکر ہوا
میں گنہگار اس طرح کا پارسا کیونکر ہوا

وہ مقدس و مطہر مقام جہاں، کائنات کے آقا و مولا علیہ التحیۃ والثنا چودہ سو برس سے قیام فرما ہیں، وہاں کی خاکِ پاک کا کیا کہنا۔ محمد حسین فقیر کہتے ہیں:

ڈال دے خاکِ مدینہ سرِ اکسیر میں خاک
وہ شرف رکھتی ہے اکسیر پہ تاثیر میں خاک
ہوس، چل مدینے میں، زرِ خالص بنا دل کو
بجائے خاک واں اڑتی ہوئی اکسیر پھرتی ہے
راہِ جنت نظر آتی تھی مدینے میں فقیر
خاک اس شہر کی وہ کحلِ بصر دیتی ہے

خاکِ طیبہ سے اپنی نسبت یوں قائم کرتے ہیں:

واں سگِ کہف ہے ابرار میں یا رب! جس طور
خاکِ طیبہ میں مری خاک ملائی ہوتی
دوستو! لائے مدینے سے عبث تم مجھ کو
خاک میں ہونے دیا ہوتا وہیں تم مجھ کو

میرے سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس دنیائے آب و گل میں تشریف آوری سے

کوئی ایک ہزار برس پہلے یمن کا بادشاہ تُبّع اول حِمیری یثرب پر حملہ آور ہوا تھا تو اہلِ یثرب دن بھر اس کے لشکر سے نبرد آزما رہتے تھے اور شام کو اس لشکر کی دعوت کرتے تھے۔ تُبّع پریشان ہو گیا کہ کمال لوگ ہیں' نہ جنگ میں کمزوری دکھاتے ہیں' نہ "مہمان نوازی" میں کوئی کسر اٹھا رکھتے ہیں۔ چنانچہ اس نے صلح کی پیشکش کی۔ صلح کی بات چیت کے دوران میں' اہلِ یثرب کے ایک نمائندے نے جو کتبِ سابقہ کا عالم تھا' اسے کہا کہ اس نے لڑائی سے ہاتھ روک کر اچھا کیا ہے کیونکہ اس خطۂ زمین پر سوائے پیغمبرِ آخر الزماں صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے کسی کی حکمرانی ممکن ہی نہیں ہے۔ تُبّع اول حمیری نے یہ خوشخبری سن کر نعت کے کچھ اشعار کہے جن کی حیثیت اولین نعتیہ اشعار کی ہے۔ اس نے حضور رسولِ انام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں ایک خط بھی لکھا جس میں اپنے آپ کو سرکار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا پہلا امتی کہا۔ تُبّع کا یہ خط ایک ہزار سال بعد حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارگاہِ مصطفوی (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) میں پیش کیا۔

تبع کے اس واقعے کی اجمالی تفصیل "ضمناً" بیان کر دی گئی ہے۔ دراصل اس خطۂ پاک کی خصوصیتِ مہمان نوازی کا ذکر مطلوب تھا۔ جس سرزمینِ مقدس پر میرے آقا و مولا علیہ السلام والثنا کا مستقل قیام ہونا تھا' اس کی میزبانی کی شان دنیا بھر سے الگ تھی' دنیا بھر سے الگ ہے۔ ۱۹۹۲ء اور ۱۹۹۳ء کے زائرین کے لیے اہلِ مدینہ نے جس انداز میں آغوشِ میزبانی وا رکھا' اس کا تذکرہ محض دل کی زبان کر سکتی ہے اور کرتی ہے' کرتی رہے گی۔

محمد حسین فقیر کہتے ہیں:

ایماں کی حلاوت تھی وہاں خوانِ نبیؐ پر
مہمانوں کو ہووے وہ مدارات مبارک

مدینۂ طیبہ کے مبارک پانی اور مبارک کھجوروں کی لذت اور اثر اندازی محسوس کرنے کی چیز ہے لیکن فقیر اپنے انداز میں اسے بیان بھی کرتے ہیں:

شربِ زمزم' اکلِ خرمائے مدینہ طیّبہ

واہ کیا کہنا ہے اس پینے کا' اس کھانے کا حظ
کہاں آبِ مدینہ اور کہاں خرمائے طیّبہ آج
فقط ان کا تو افسانہ ہے اور حظِ زباں افسوس
آبِ مدینہ ہے تو وہ ہے آبِ زندگی
خرمائے طیبہ ہے تو ہے طیّب غذائے روح

فقیر خرمائے طیّبہ کا ذکر علیحدہ بھی جا بجا کرتے ہیں:

اشکِ نباتِ مصر ہے' کیا بات ہے اس کی
خرما ہے وہ نباتِ مدینہ منورہ
خرمائے مدینہ جس کو ہر دم
یاد آئیں تو کیوں نہ کھائے افسوس

لیکن آبِ مدینہ کی مدحت میں زیادہ تر رطب اللساں نظر آتے ہیں:

ہوا وہ زندہ دل جس نے پیا پانی مدینے کا
کہ ہے صد غیرتِ آبِ بقا پانی مدینے کا
کبھی جی چاہتا ہے' پھانک لیجے خاک بھی واں کی
بڑھاتا ہے کچھ ایسی اشتہا پانی مدینے کا
بیاں آبِ مدینہ کی حلاوت کا ہو کیا مجھ سے
کہ لذت کوہِ دل میں مثل جوئے شیر پھرتی ہے
بیانِ لذتِ آبِ مدینہ کیونکر ہو
کہ چاہئیں لبِ کوثر مرے بیاں کے لیے
بنایا دل کو اپنا سا مصفیٰ واں کے پانی سے
پیا آبِ مدینہ اور ہمارا دل ہوا خالص
مردہ دل ہم ہو گئے آبِ مدینہ چھوڑ کر
پھر پلا یا رب! وہی آبِ بقا دل کا علاج

مجھے چار بار یہ اندازہ ہوا ہے کہ مدینۂ پاک میں رہنا آسان ہے' وہاں سے واپسی

مشکل ہوتی ہے۔ میں جب بھی اندرونِ ملک اور ایک بار بیرونِ ملک گیا تو ایک آدھ دن کے بعد بھی واپسی ہو تو بھی گھر آنے کی خوشی ناقابلِ بیان ہوتی ہے۔ لیکن مدینۂ طیبہ سے جب بھی واپسی ہوئی ہے' دل کٹ گیا ہے' آنکھوں نے اشک برسائے ہیں' قدموں نے چلنے سے انکار کر دیا ہے۔

محمد حسین فقیر نے بھی اپنی ایسی حالت کو بیان کرنے کی سعی کی ہے:

جب تو کہتا تھا' اگر جاؤں تو مر جاؤں وہیں
پھر فقیر اب تُو مدینے سے جدا کیونکر ہوا

شہرِ نبیؐ سے ہو کے مسافر نگاہِ شوق
کیا چیز دیکھتی رہی پھر پھر نگاہِ شوق

کیوں چھپ گیا آنکھوں سے مری ہائے مدینہ
یا رب! مجھے پھر بھی نظر آ جائے مدینہ

قصور اپنا ہی تھا جو ہم مدینے سے چلے آئے
نگاہِ رحمتِ حق کس سے بے تقصیر پھرتی ہے

دلِ غش خوردہ کو رخصت کے دن جب ہوش آتا تھا
تو کہتا تھا کہ دکھلا دو' کہاں ہے روضۂ احمدؐ

میرے آنے کی مدینے سے خوشی کاہے کی ہے
چاہیے اس کا تو اے جمعِ عزیزاں افسوس

وقتِ رخصت تھا مدینے میں کچھ ایسا اضطراب
کیا عجب تھا' دل نکل جاتا جو سینہ چھوڑ کر

مدینے سے نکلنا یاد آتا اک قیامت ہے
الٰہی ہم کو پھر وہ وقتِ جاں کندن نہ آئے یاد

احادیثِ مقدسہ میں مدینۂ پاک میں موت اور بقیع پاک میں تدفین کا بڑا درجہ بیان ہوا ہے۔ حضور سرورِ کائنات علیہ السلام والصلوٰۃ نے ایسے شخص کا ضامن ہونے کا اعلان فرمایا ہے۔ یہ درجہ حاصل کرنے والوں کے سرخیل کرامت علی خاں شہیدی تھے۔ محمد

حسین فقیر اس شہرِ محبت میں موت کے مضمون کو طرح طرح سے باندھتے ہیں:

زندگی ہو تو ہو وہاں' موت بھی ہو تو ہو وہاں
واں کی فنا بھی ہے بقا' ہائے مدینۂ رسولؐ

یا رب! یہ جاں ہو اور مدینے کی موت ہو
فانی ہو اور فنائے مدینہ منورہ

عمرِ دراز کی جو تمنا تھی خلد میں
اے جان! تُو بھی کیوں نہ مدینے میں مر گئی

تمنا ہے اک دن ہو واں آستاں پر
جنازہ ہو مرا رُوبروئے محمدؐ

مدینۂ طیبہ میں تدفین کی خواہش کو زبانِ شعر میں یوں بیان کرتے ہیں:

اگر مدینے میں مل جائے مجھ کو جائے سکوں
فقیر دل سے مرے تب سکینہ ہو نزدیک

وہ فشارِ گورِ واں کا' ہو کنارِ مادرِ خلد
جو وہیں سُلائے ہم کو وہ مدینۂ محمدؐ

میں ہوں' مدینہ ہو' وہیں گھر ہو' وہیں ہو قبر
آساں ہو یا خدا! مری مشکل کسی طرح

جنت البقیع میں تدفین کی تمنا کسے نہیں ہوگی' فقیر بھی یوں فریاد کناں ہیں:

بقیعِ پاک میں مَیں بھی دراز ہو جاؤں
حضورِ حق میں دراز اپنے ہیں سوال کے ساتھ

نہ چھوڑوں مدفنِ طیبہ حیات کے بدلے
وہاں حیاتِ ابد ہے ممات کے بدلے

بقیعِ پاک میں روحِ بدن گئی ہوتی
تو دل سے شدتِ رنج و محن گئی ہوتی

خاکِ بقیع میں کہیں میری بھی خاک ہو

ہے زندگی وفات، مدینہ منورہ

مدینہ منورہ کے حوالے سے گریۂ فقیر کی دریا دلی دیکھیے:

سنتے ہیں ایسے دُرِ اشک اپنے کرتی ہیں نثار
آنکھیں ہو جاتی ہیں دریا دل مدینے کے قریب
ہمیں مدینہ میں تھا جس مزے کا گریۂ چشم
کسی نے کب یہ مزے خندۂ وہاں کے لیے
کہے دیتی ہے حالِ دل یہ چشمِ اشکبار اپنا
کہ ان آنکھوں سے دیکھا بے گماں ہے روضۂ احمدؐ

محمد حسین فقیر مدینۂ کریمہ (علیٰ صاحبہ الصلوٰۃ والسلام) ہی کی تعریف و ثنا میں رطب اللساں نظر آتے ہیں اور اس کے لیے حُسن اور عزت و توقیر کا سبب بھی لکھ دیتے ہیں کہ

مدینہ بارکَ اللہ! کیوں نہ ایسا خوبصورت ہو
وہ قالب ہے مدینہ جس میں جاں ہے روضۂ احمدؐ
گر مدینہ جائے رحمت ہے تو احمدؐ کے سبب
خاک میں اس کی جو صحت ہے تو احمدؐ کے سبب

☆ ــــــ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ــــــ ☆

درودِ پاک کا ایک پرچارک

تحریر: ایڈیٹر نعت

نعت کے موضوعات و مضامین متنوع ہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تعریف وثنا کا ایک بنیادی مضمون یہ تھا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنھم اپنے آقا و مولا حضور حبیب کبریا علیہ التحیہ والثنا سے بات کرتے وقت "فداک امی و ابی" کہتے تھے۔ اب تک اہل محبت "میرے ماں باپ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر قربان" کہنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں لیکن جب محمد حسین فقیر اس سعادت کی توجیہ پیش کرتے ہیں تو لطف آتا ہے۔

اس لیے ان کو محمدؐ پہ فدا کرتا ہوں
کہ یہ دل سے ہیں محبوب اب و ام مجھ کو

فقیر یہ بات "باندازِ دگر" کہتے ہیں تو یہ صورت بنتی ہے:

بحت ماں باپ پر ہے میرا احساں
انھیں کرتا ہوں قربانِ محمدؐ

حضور فخرِ موجودات علیہ السلام والصلوٰۃ کے آباؤ اجداد کے ذکر میں فقیر یہ مضمون باندھتے ہیں:

زمانے میں اب و جد افتخارِ نسل ہوتے ہیں
رسولؐ اللہ سے ہے افتخار ان کے اب و جد کا

فقیر نے یہ ایک مضمون بھی خوب استعمال کیا ہے کہ اگر مکہ مکرمہ میں حضور صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم کی ولادت مبارک نہ ہوئی ہوتی تو یہ شہر مقدس، شہر محبت مدینہ معظمہ کے بارے میں رشک ہی کی کیفیت میں رہتا۔

مدینہ میں ہمیشہ رشک رہتا پھر تو مکے کو
نہ ہوتی واں نشانی گر نشان مولد حضرتؐ

اللہ کریم جل شانہ العظیم نے **"لا اقسم بھذا البلد۔ وانت حل بھذا البلد"** فرمایا تو شہر کی قسم کھائی اور وجہ بیان فرمائی کہ اس شہر میں اس کے محبوب پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چلتے پھرتے ہیں۔ یہاں مکہ کا نام اس لیے نہ لیا کہ جب حضور علیہ الصلوۃ والسلام مکہ میں رہتے ہوں، یہ قسم وہاں کی ہو، جب مدینہ طیبہ میں آ جائیں، یہ قسم وہاں کی ہو جائے۔ اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں بریلوی نے اپنی ایک نعت کے چند شعروں میں مکہ شریف کی ہجر کی ساعتوں اور مدینہ شریف کی وصل کی کیفیتوں کو بیان کیا ہے۔ محمد حسین فقیر نے چشم کعبہ کی انتظار کی حالت کا ذکر کیا ہے اور اس آنکھ کے پتھر ہونے کا سبب بتایا ہے۔

یہ کس کی چشم اسود کر گئی ہجرت مدینے کو
کہ جس کا منتظر اب تک ہے دیدہ سنگ اسود کا

اسود ہے یا کہ حسرت حسن رسولؐ میں
کعبے کی ہو گئی متحجر نگاہ شوق

اس طرح کلام فقیر میں نعت کے بہت اچھے مضامین نظر آتے ہیں لیکن ان کی شاعری کی خصوصیت ذکر مدینہ منورہ ہے اور مدینہ پاک کی تعریف کے بعد درود پاک کے موضوع پر خاصا مواد ہے۔

ذات نبیؐ پہ لاکھ بار دم میں ہو جود کبریا
ان پہ درود کبریا، ان پہ درود کبریا

وہ درود و سلام کی اہمیت، فضیلت اور افادیت سے واقف ہیں، اس لیے خواہش کرتے ہیں کہ ان کی زبان اس وظیفہ خداوندی سے، کسی لمحے غافل نہ رہے۔

یا خدا! خفتہ و بیدار، زباں کو میری
رات دن صل علیٰ کہنے کی عادت ہو جائے

دیکھیے، درود پاک کے حوالے سے کیسا نیا مضمون باندھا ہے:

عذاب آئے تو کیوں یاں، درود سے ہر دم
دعا کے بھیجتی ہے لشکر آسماں پہ زمیں

حدیث پاک کے مضمون کو کس سادگی اور خوبصورتی سے نظم کیا ہے:

ایک درود، اس پر دس رحمت، کیا انعام الٰہی ہے یہ
ورد زباں ہو، چاہیے ہر دم "صلی اللہ علیہ وسلم"

"سفینہ عشق مدینہ" میں کئی نعتیں درود و سلام کے بارے میں ہیں۔ مثلاً

اے دل تو صبح و شام درود اور سلام بھیج
لے لے کے ان کا نام درود اور سلام بھیج

(ص ۴۸، ۴۹)

ورد زباں ہو ہر زماں صل علیٰ محمدؐ
کہتی ہو ہر زماں زباں صل علیٰ محمدؐ

(ص ۵۵)

جن کا مدینہ ہے مقام، ان پہ درود اور سلام
ان پہ درود اور سلام، ان پہ درود اور سلام

(ص ۱۳۳ - ۱۳۵)

یہ ذکر ہے ہم کو خیر سرمد، الٰہی صل علیٰ محمدؐ
الٰہی صل علیٰ محمدؐ الٰہی صل علیٰ محمدؐ

(ص ۷۰)

"الٰہی صل علیٰ محمدؐ" ردیف کی نعت میں ایک شعر عربی کا اور ایک فارسی کا بھی ہے۔ ایک نعت "پڑھو درود" ردیف میں ہے، ایک شعر ملاحظہ فرمائیے:

چاہیے ایسا التزام لیل و نہار و صبح و شام
جس سے سنو، سنو درود، جو کہ پڑھو، پڑھو درود

"صل علی محمدؐ" ردیف کی ایک اور نعت کے دو شعر دیکھیے:

دل ہوا آرزو میں خوں، روضہ پہ کاش جا کہوں
شام و سحر یہی صدا "صل علی محمدؐ"
اول و ختم ہر کلام، ہے یہ عرب میں التزام
"صل علی نبینا صل علی محمدؐ"

(۵۴، ۵۵)

اللہ کریم ہمیں اپنے محبوب پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دربار پرانوار میں ہمہ وقت ہدیہ درود و سلام پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں دنیا و آخرت میں درود و سلام کی برکات سے مستفید کرے۔ آمین!

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کاش اک دن پھر چلی آئے مدینے کی ہوا
اور اڑا کر مجھ کو لے جائے مدینے کی ہوا
گرمیٔ حرص و ہوائے نفس سب جاتی رہے
جو مسلماں اک ذرا کھائے مدینے کی ہوا
رات دن ہے جس کا گلزارِ محمدؐ میں گزر
ہر ہوا پر کیوں نہ اترائے مدینے کی ہوا
جاں ہوا ہو جائے جس دن یا خدا اس جسم سے
یہ وہاں جائے، جہاں پائے مدینے کی ہوا
برگِ افتادہ کی صورت مسجدِ احمدؐ میں کاش
دل مرا لے جا کے ٹھہرائے مدینے کی ہوا
ہر تعلق سے ہمارا دامنِ دل کھینچ کر
کاش واں کانٹوں میں الجھائے مدینے کی ہوا
کون دے پنکھا مدینے کا تبرک ہم کو آج
تپ زدوں کو کون بھجوائے مدینے کی ہوا
کس طرح جائے مدینے سے کہیں عاشق کی روح
کیا مدینے ہی سے گھبرائے مدینے کی ہوا
تب شفا ہو اے فقیر اپنے دلِ بیمار کو
اک ذرا دم اس پہ کر جائے مدینے کی ہوا

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

جو حیرت آئے کہ ہو کیونکر آسماں پہ زمیں
تو دیکھو روضۂ پیغمبرؐ آسماں پہ زمیں

فلک ہے ناظرِ انوارِ مومنیں اس طور
کہ جیسے دیکھتی ہے اختر آسماں پہ زمیں

ہجومِ عرضِ صلوٰۃِ نبیؐ سے لیل و نہار
اچھالتی ہے عجب جوہر آسماں پہ زمیں

زمینِ شعر مضامینِ مدحِ عالی سے
اٹھا رہی ہے یہ گویا سر آسماں پہ زمیں

کہاں سے پھر فلکِ پیر چومتا سرِ بُرج
نہ ہوتی مسجدِ احمدؐ گر آسماں پہ زمیں

عذاب آئے تو کیوں یاں' درود سے ہر دم
دعا کے بھیجتی ہے لشکر آسماں پہ زمیں

ریاضِ خُلد سے روضہ وہ بالیقیں ہے تو ہے
زمینِ بیت سے تا منبر آسماں پہ زمیں

مدینہ پر ہے جو ہر دم نگاہِ رحمت خاص
تو کس نظر کے ہوئے منظر آسماں پہ زمیں

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

خاکِ مدینہ ہے وہ عجب کیمیائے دل
لاکھوں نفاق و کفر سے مومن بنائے دل

جاری ہیں اشکِ چشمِ فراقِ مدینہ میں
کیا پوچھتا ہے اور کوئی ماجرائے دل

دل جس کا قلبِ روضۂ انور سے جا لگے
پھر کیونکہ وہ یہاں کسی دل سے لگائے دل

ناآشنائے دل ہوئے ان جالیوں میں وہ
جن کی نگاہِ ناز تھی خود آشنائے دل

جب پوچھتے ہیں ہم کو کب آئے مدینہ سے
کیونکر نہ روئیں' درد سے بھر کیوں نہ آئے دل

آرام پا چکا جو مدینے میں ایک بار
پھر کس طرح جہان میں آرام پائے دل

جو سیم و زر کے غم میں نہیں جاتے اس طرف
سینے میں ان کی دل نہیں' پتھر ہے جائے دل

جب سے نماز مسجدِ احمدؐ میں کی ادا
رقت میں ہے کچھ اور ہی آن و ادائے دل

جہاں جمالِ بشیرؐ و نذیرؐ پائے فروغ
کب اس جہان میں مہرِ منیر پائے فروغ

جہاں رسولؐ ہو مرجع ضمیرِ غائب کا
کب اس ضمیر پہ روشن ضمیر پائے فروغ

جو دودِ شمعِ مزارِ نبیؐ سے آئے شمیم
کب اس کے سامنے عطر و عبیر پائے فروغ

بجھائیں نورِ نبوت کو کس طرح کفّار
کہ جو بقدرتِ ربِّ قدیر پائے فروغ

ہمیشہ خوانِ محمدؐ پہ تھی، عجب کیا ہے
کہ مہر و مہ پہ یہ نانِ شعیر پائے فروغ

سفید بال ہوئے، اب تو نورِ عشقِ رسولؐ
الٰہی دل میں بوقتِ اخیر پائے فروغ

مَرے عدو جو مری کلکِ مدح سے تو نہ کیوں
عدو کے خوں سے یہ پیکانِ تیر پائے فروغ

ہمیشہ افصحِ عالمؐ کا مدح خوان ہے یہ
تو آج کیوں نہ کلامِ فقیر پائے فروغ

مردہ دل کو ہے تو بس یادِ خدا دل کا علاج
تیرہ جاں کو ہے درودِ مصطفیٰؐ دل کا علاج

یوں طبیبِ روح کا مسکن ہوا دل کا علاج
جس طرح گلزارِ دل ہائے عنادل کا علاج

دردِ ظلمِ کفر سے صحت غلاموں کو ہوئی
راس ہے کیا کچھ ہمیں اس شاہِ عادل کا علاج

تھا مدینے میں رفیق، آ کر عجم میں ہائے پھر
سخت یہ دل ہو گیا، اب کیجے کیا دل کا علاج

کس لیے میری دوا کی فکر میں احباب ہیں
بے مدینے جائے اب کچھ ہو چکا دل کا علاج

راہِ اظہارِ صواب اور اجرِ عقبیٰ پائیں وہ
ہے درود ایسا مرائی و مجادل کا علاج

ہر دم افزوں تھا دلِ بیمار کو واں اک سرور
ہے مدینہ سر بسر راحت فزا دل کا علاج

مردہ دل ہم ہو گئے آبِ مدینہ چھوڑ کر
پھر پلا یا رب وہی آبِ بقا دل کا علاج

ملا ہم درد مندوں کی دوا پانی مدینے کا
ہوا اس روحِ مضطر کی غذا پانی مدینے کا

جو اس کو پی چکے، بے خود ہیں وہ لذاتِ رحمت سے
وہ اب کیا کہہ سکیں، کیا چیز تھا پانی مدینے کا

نہ ہو گی عاصیوں کو پیاس پھر محشر میں سارے دن
جو ہو جائے کچھ اس دن ناشتا پانی مدینے کا

تمنا ہے کہ مل جاؤں کہیں خاکِ مدینہ میں
مری مرقد پہ ہو چھڑکا ہوا پانی مدینے کا

زباں حسرت میں مثلِ ماہیٔ بے آب ہے بیتاب
کہ اس منہ سے نہ ہو اک دم جدا پانی مدینے کا

تمنا ہے جو مرتے دم ہو مجھ پر تشنگی غالب
تو میرے حلق میں زمزم ہو یا پانی مدینے کا

عجب کیا، دوزخ ان کے گرد سے سب سرد ہو جائے
یہاں سے پی گیا جو قافلہ پانی مدینے کا

فقیر آب و ہوائے ہند پھر کیوں کر موافق ہو
جو یاد آئے مدینے کی ہوا، پانی مدینے کا

ہُوا وہ زندہ دل جس نے پیا پانی مدینے کا
کہ ہے صد غیرتِ آبِ بقا پانی مدینے کا

جو ہوتا اب سکندر، ڈھونڈتا کیوں آبِ حیواں کو
چکھا دیتا اگر اپنا مزا پانی مدینے کا

ہوا پاکیزہ دامانِ دل اس کا داغِ عصیاں سے
کہ جس کو ایک چلّو مل گیا پانی مدینے کا

یہی جی چاہتا ہے، پھانک لیجے خاک بھی واں کی
بڑھاتا ہے کچھ ایسی اشتہا پانی مدینے کا

مرے ہونٹوں کو ہر دم چاٹتے ہیں جان و دل میرے
پیا ہونٹوں نے جب سے خوش مزا پانی مدینے کا

مرے دل سے یہ آہِ سرد یوں اکثر نکلتی ہے
کہ یاد آتا ہے مجھ کو برف سا پانی مدینے کا

نہ ہو ماء الحیات اپنے لیے کس طور وہ پانی
کہ پیتے تھے جنابِ مصطفیؐ پانی مدینے کا

فقیر اپنا نصیب اب تو سکندر سے بھی بہتر ہے
رہا محروم وہ، ہم کو ملا پانی مدینے کا

ہیں مدینے میں عجب کوچہ و بازار لطیف
اس کی ہر جنس لطیف، اس کے خریدار لطیف

نیک و بد کی وہیں صورت نظر آ جاتی ہے
ایسے ہیں شہر نبیؐ کے در و دیوار لطیف

جب سے ان پر رُخِ محبوب ہوا عکس فگن
صورتِ آئنہ گویا ہیں وہ کہسار لطیف

دمِ سرد اس لیے بھرتا ہوں کہ یاد آتی ہے
جو مدینے میں ہوا چلتی تھی ہر بار لطیف

خونِ فاسد کی طرح حبِّ وطن دل سے گئی
پانی پی پی کے مدینے کا عسل وار لطیف

ہم گنہگار تعجب سے یہ کہتے تھے وہاں
ہم کثیف اور یہ دل مسجدِ مختار لطیف

جا سکے روضۂ پُرنور کے اندر یکبار
اس قدر کب ہے نگاہِ دلِ بیمار لطیف

دل کی اصلاح میں رہ عشقِ محمدؐ سے فقیر
دیکھتی ہے نظرِ قدرتِ غفار لطیف

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
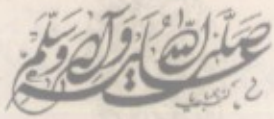
جن کا مدینہ ہے مقام، ان پہ درود اور سلام
ان پہ درود اور سلام، ان پہ درود اور سلام

روضۂ مصطفیؐ پہ کاش میری زباں سے عرض ہو
لیل و نہار و صبح و شام، ان پہ درود اور سلام

کیا ہی بخیل ہیں وہ جو پڑھتے نہیں درود کو
لے جو کوئی نبیؐ کا نام، ان پہ درود اور سلام

کام کی بات ہے تو یہ، کچھ نہ کسی سے کام ہو
بھیجنے سے ہو اپنا کام ان پہ درود اور سلام

سینہ بھی غم سے چھن گیا، دیکھیے کب نصیب ہو
روضہ کی جالیوں کو تھام، ان پہ درود اور سلام

حالتِ ہوش میں درود ہوش مجھے نہ لینے دے
بلکہ بحالتِ منام ان پہ درود اور سلام

ایک مرے سلام کیا، عرض ہیں اس جناب میں
کہتے ہیں سب علی الدوام ان پہ درود اور سلام

کیا ہو کہ میں بھی جا ملوں ان میں جو رات دن وہاں
کہتے ہیں کر کے اژدحام ان پہ درود اور سلام

کہہ کے درود اور سلام، یہ بھی تو کہہ تو اے فقیر
جو ہیں صحابۂ کرام، ان پہ درود اور سلام

ملا میرے قلم کو حسن بسم اللہ کی مد کا
ہُوا جب عزم حمدِ کبریا و نعتِ احمدؐ کا

زنانِ مصر بھی جو دیکھتیں جلوہ محمدؐ کا
تو ہوتا قطع ہوتا دل کا واں محسود ہر ید کا

یہ کس کی چشمِ اسود کر گئی ہجرت مدینے کو
کہ جس کا منتظر اب تک ہے دیدہ سنگِ اسود کا

کمر بستہ ہیں وہ تخفیفِ امت کے لیے ہر دم
محمدؐ میں اشارہ ہے یہی میم مشدّد کا

جو مولاؐ کے غلام آزاد ہیں غم سے' وہ زائر ہیں
یہاں آزاد ہونا شرط ہے عبدِ مقید کا

قرینِ مصطفیٰؐ جس نے نہ دیکھا ہو بلالؓ اے دل
جدارِ کعبہ میں دیکھے قرینہ سنگِ اسود کا

تجلی گاہِ مدحِ مصطفیٰؐ ہے طورِ دل جب سے
طبیعت سے مری آمد کو ہے شیوہ خوشامد کا

فقیر اشعار میں تیرے بھی ہے کچھ تو سکونِ دل
یہ مانا' ہاں' شہیدی کا قصیدہ ہے مد و شد کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ملے اے کاش کلکِ نور و صفحہ حور کے خد کا
کہ یہ دیوان لکھتا ہوں میں توصیف محمدؐ کا

دیارِ رحمۃ للعالمینؐ ہے راحتِ ارواح
مدینہ نام ہے اللہ کی رحمت کے مورد کا

زمانے میں اب و جد افتخارِ نسل ہوتے ہیں
رسولؐ اللہ سے ہے افتخار ان کے اب و جد کا

عجب کیا' وہ قلم بن جائے خود شمشاد جنت میں
کہ جس سے وصف لکھا جائے اس موزونیٔ قد کا

اگر واں بھی نکیرین آپ کی صورت دکھائیں گے
تو ہم کو خوف کیا ہے گوشۂ تاریکِ مرقد کا

دلِ عالم ہے مثلِ سایہ افتادہ تعشق میں
حدوثِ حسنِ احمدؐ ظل ہے گویا حسنِ سرمد کا

مقامِ قاب قوسین ان کو جیسا کچھ ملا حق سے
رسا کس سے ہُوا ایسے ہدف تک تیر مقصد کا

نماز مسجد احمدؐ ملی تھی' سر کو گھس گھس کر
غضب ہے چھوٹنا ایسی عبادت' ایسے معبد کا

سگِ اصحابِ کہف آسا فقیر اس خاک میں مل تو
کہ ہو جائے گا چھٹکارا شمولِ پاک میں بد کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مدینہ ہے زمیں پر کیا ہی جائے پاک صلی اللہ
کہ کہتے ہیں جسے سب ساکنِ افلاک صلی اللہ
زیارت اس کی تسکینِ دلِ غم ناک صلی اللہ
شفا ہے سب دیارِ احمدؐ کی خاک صلی اللہ
یہی ہے آرزو دل کی، مدینہ میرا مسکن ہو
رہوں ایمان سے واں اور بقیعِ پاک مدفن ہو

کوئی زائر مدینے کا کہیں جب مجھ سے ملتا ہے
تو آنکھیں دیکھ دیکھ اس کی، یہ ہوتا حال دل کا ہے
کہ جس نے اپنی ان آنکھوں سے اس روضے کو دیکھا ہے
دکھا مجھ کو بھی یا رب! بس یہی میری تمنا ہے
یہی ہے آرزو دل کی، مدینہ میرا مسکن ہو
رہوں ایمان سے واں اور بقیعِ پاک مدفن ہو

زمیں پر جنت الفردوس ساں ہے روضۂ احمدؐ
ذرا سمجھو تو تم کس کا مکاں ہے روضۂ احمدؐ
کوئی رستا بتا دیجو، کہاں ہے روضۂ احمدؐ
الٰہی! تو وہاں لے چل، جہاں ہے روضۂ احمدؐ
یہی ہے آرزو دل کی، مدینہ میرا مسکن ہو
رہوں ایمان سے واں اور بقیعِ پاک مدفن ہو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یک بیک آہ کیا ہوا، ہائے مدینۂ رسولؐ
وصل تھا یا کہ خواب تھا ہائے مدینۂ رسولؐ
دل سے جو پوچھتا ہوں میں رنج و ملال کا سبب
آتی ہے بس یہی صدا "ہائے مدینۂ رسولؐ"
زندگی ہو تو ہو وہاں، موت بھی ہو تو ہو وہاں
واں کی فنا بھی ہے بقا، ہائے مدینۂ رسولؐ
اور تو میری داستاں یاد رہے گی کیا تجھے
کہنا بس اتنی، اے صبا! "ہائے مدینۂ رسولؐ"
ہجرِ مدینہ اور ہم، جیتے ہیں زہر کھا کے بھی
جینے سے آتی ہے حیا، ہائے مدینۂ رسولؐ
جبکہ وہاں سے ہم چلے، پھر کے ہی دیکھتے رہے
دیکھتے تھے کہ چھپ گیا، ہائے مدینۂ رسولؐ
کس کو سناتے حالِ غم، چل کے مدینہ سے ہم
جس سے سنا، یہی سنا، ہائے مدینۂ رسولؐ
پوچھا اگر رفیق نے حالِ رفیقِ روزِ ہجر
جس نے کہا، یہی کہا، ہائے مدینۂ رسولؐ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کیونکر نہ کہیں ارض و سماوات مبارک
اس جا کو کہ جس سے ہے قربِ ذات مبارک

اے دل، وہ مدینے کی زیارات مبارک
وہ عرضِ سلام اور تحیات مبارک

ایماں کی حلاوت تھی وہاں خوانِ نبیؐ پر
مہمانوں کو ہووے وہ مدارات مبارک

ہر جا پہ وہاں مجمعِ خیر و برکت ہے
یاد آتے ہیں ہر دم وہ مقامات مبارک

آوازِ صلوۃ اور نظر گوہرِ دیوار
پھر سمع و بصر کو ہو وہ دن رات مبارک

نہرِ عسلِ خلد حدیثِ نبویؐ ہے
اے نطقِ بشر تجھ کو یہ لذّات مبارک

کیا جامعِ عرفان و حکم ہر کلمہ ہے
کیا بات ہے اس منہ کی، ہے ہر بات مبارک

ایماں کی حلاوت کلمات ان کے ہیں واللہ
یہ ذوق ہو اے اہلِ سعادات مبارک

صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم

بس رہی ہے یا اللہ! کس کی بُو مدینے میں
بُوئے خُلد آتی ہے چار سُو مدینے میں

بے حساب جنت میں جا چکے تھے ہم گویا
دیکھتے تھے جب دل کی آرزو مدینے میں

زرد رو تھے ہیبت سے، کیا ہی محوِ حیرت تھے
جبکہ ہم ہوئے حاضر روبرو مدینے میں

عمرِ رفتہ آتی ہے گویا اس کے پینے سے
کس جگہ سے آتی ہے آبِ جو مدینے میں

مسکنِ محمدؐ ہے، جائے روح و قرآں ہے
منع ہے ہمیں پھرنا بے وضو مدینے میں

ڈھونڈتے تھے یاں جس کو، اس کو جب وہاں پایا
کرتے تھے ہی اپنی جُستجو مدینے میں

آج گفتگو باقی رہ گئی زباں پر ہائے
کرتے تھے کبھی باہم گفتگو مدینے میں

مدفنِ نبیؐ اے دل خُلدِ عالیہ ہے وہ
کس کا جسم خاکی اور وہ علو مدینے میں

جان و جسم و دل کو تب اے فقیر ہو تسکیں
دل میں ہو مدینہ اور ہووے تو مدینے میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جان فدائے سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم
صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم

ذاتِ محمدؐ سے ہے قریں یوں رحمتِ ربِّ محمدؐ جیسے
نامِ محمدؐ سے ہے ہمدم صلی اللہ علیہ وسلم

جب آئی اللہ کی رحمت، دور ہوئی دل سے ہر زحمت
کیونکہ نہ ہووے دافعِ ہر غم صلی اللہ علیہ وسلم

ایک درود، اس پر دس رحمت، کیا انعامِ الٰہی ہے یہ
وردِ زباں ہو، چاہیے ہر دم صلی اللہ علیہ وسلم

دل تک ہاتھ نہیں جا سکتا، زخم گناہوں کے ہیں دل میں
ان زخموں کا یہ ہے مرہم صلی اللہ علیہ وسلم

صد ہا سال آنے سے پہلے آ گئی یاں احمدؐ کی بشارت
ہیں وہ مبشّرِ ابنِ مریم صلی اللہ علیہ وسلم

تابعِ احمدؐ ہے جو انساں، وہ ہے سلامت دونوں جہاں میں
راہ نمائے طریقِ اسلم صلی اللہ علیہ وسلم

وہ ہیں اہلِ فوادِ صادق دیکھ چکے آیاتِ کبریٰ
سرِ ما اَوْحیٰ کے محرم صلی اللہ علیہ وسلم

رنج و الم کے لاکھوں لشکر مر جاتے ہیں سر ٹکرا کر
کیا ہی بنا ہے حصنِ محکم "صلی اللہ علیہ وسلم"

ہے حق و باطل میں فرقانِ جہاں شق القمر
کیونکہ روشن ہے باوجِ آسماں شق القمر

نور انشق القمر اظہر من الشمس اس میں ہے
ہے ہمیشہ حشر تک جس سے عیاں شق القمر

سینۂ کفار شق سو بار ہو جائے تو ہو
کس طرح دودِ حسد میں ہو نہاں شق القمر

ہر جبیں با داغِ سجدہ محضرِ تصدیق ہے
کیوں نہ ہو علم الیقینِ مومناں شق القمر

ہیں وہ شقِّ صدر سے مہرِ سپہرِ سِرِّ حق
کیوں نہ دکھلائیں رسولِ انس و جاں شق القمر

دو زبانِ حق بیاں بن کر جہاں میں کر گیا
صدقِ توحید و رسالت کا بیاں شق القمر

ہو کے خاکستر اڑیں گو سارے کافر لاکھ بار
کس طرح ہو جائے بے نام و نشاں شق القمر

کیوں نہ ہوویں اے فقیر ان کافروں کے دل دو نیم
ان پہ ہر دم شاق ہے مثلِ سناں شق القمر
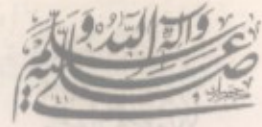
آب و ہوائے شہرِ نبیؐ ہے بقائے روح
وہ ارضِ ذاتِ نخل ہے راحت فزائے روح

کھلتی ہیں ان کے دیکھنے سے چشم ہائے دل
ان جالیوں سے ہوتی ہے کیا کیا جلائے روح

خارِ مدینہ ہے تو ہے مژگانِ چشمِ عیش
خاک اس دیار کی ہے تو ہے کیمیائے روح

آبِ مدینہ ہے تو وہ ہے آبِ زندگی
خرمائے طیبہ ہے تو ہے طیّب غذائے روح

بیماریٔ مدینہ ہے تو ہے شفائے دل
دردِ مدینہ ہے تو وہ ہے بس دوائے روح

طیبہ وطن بھی ہے تو محمدؐ کا ہے وطن
مہماں سرا بھی ہے تو ہے مہماں سرائے روح

قالب ہو میرا قالبِ مرغِ مدینہ کاش
عشقِ خدا و عشقِ نبیؐ ہو بجائے روح

دفنِ بقیع ہے تو وہ پنہاں ہے راہِ خلد
ہے مرقدِ بقیع تو ہے اک فضائے روح

ہے جنت البقیع خدایا فقیر کو
ڈر ہے، یہیں کہیں نہ نکل جائے ہائے روح

نہیں آرام اس دل کو، کہاں ہے روضۂ احمدؐ
کوئی رستا بتا دیجو، کہاں ہے روضۂ احمدؐ

مدینے میں نگاہِ شوق تھی جالی کے روزن میں
مگر یاں ہائے اے آنکھو، کہاں ہے روضۂ احمدؐ

دلِ غش خوردہ کو رخصت کے دن جب ہوش آتا تھا
تو کہتا تھا کہ دکھلا دو، کہاں ہے روضۂ احمدؐ

بہت ایسے بھی ہیں یاں روضۂ فردوس کے طالب
خبر اب تک نہیں ان کو، کہاں ہے روضۂ احمدؐ

جو واں حاضر بھی ہیں اور دل وہاں حاضر نہیں ان کے
تو وہ کیا جانیں، اے یارو! کہاں ہے روضۂ احمدؐ

نگاہِ شوق کا رخصت کے دن ہم پر تقاضا تھا
کہ پھر پھر دیکھتے جاؤ، کہاں ہے روضۂ احمدؐ

کہاں ہو چین دل کو دیکھنے کے بعد، ہجراں میں
تصور ہی جو ہو تو ہو، کہاں ہے روضۂ احمدؐ

فقیر اب تو مدینے کا بھی رستا دیکھ آئے تم
چلو پھر، پوچھتے کیا ہو، کہاں ہے روضۂ احمدؐ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو خدا دکھائے ہم کو وہ مدینۂ محمدؐ
تو غنی بنائے ہم کو وہ مدینۂ محمدؐ

نظر اپنے دل کی واں ہے، نظر آئے اب یہاں کیا
جو نظر نہ آئے ہم کو وہ مدینۂ محمدؐ

وہ فشارِ گور واں کا ہو کنارِ مادرِ خُلد
جو وہیں سُلائے ہم کو وہ مدینۂ محمدؐ

بہت ایسے ہیں، ملا ہے وطن ان کو وہ مدینہ
نہ ملا تو ہائے ہم کو وہ مدینۂ محمدؐ

وہی کاخِ جنت اپنا ہو، جو خاک میں بھی اک دن
کہیں واں ملائے ہم کو وہ مدینۂ محمدؐ

جو وہ جالیوں کی آنکھیں ابھی دل میں پھر رہی ہیں
تو نہ کیوں بلائے ہم کو وہ مدینۂ محمدؐ

وہی خندۂ سحر ہو جو تمام پھر سفر ہو
وہیں پھر ہنسائے ہم کو وہ مدینۂ محمدؐ

نہ ہو ہجر پھر وہاں سے، نہ جدا ہو جسم جاں سے
نہ کبھی رلائے ہم کو وہ مدینۂ محمدؐ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہے سبیلِ قربِ پیغمبرؐ مدینے کا سفر
کر نصیب اے خالقِ اکبر! مدینے کا سفر

چلتے چلتے مر بھی جائے تو ہے امیدِ نجات
یاں کے لاکھ آرام سے بہتر مدینے کا سفر

بعضے جانے والے بیت اللہ سے کیوں آ جاتے ہیں
چاہیے لازم ہو واں ان پر مدینے کا سفر

ٹھنڈی آنکھیں اپنے روح و جسم کی کیونکر نہ ہوں
جب دکھائے گنبدِ اخضر مدینے کا سفر

کب وہ دن ہو گا، دمِ رخصت کہیں گے اقربا
لے مبارک تجھ کو اے مضطر! مدینے کا سفر

وائے حزنِ مکہ، خوش حالِ مدینہ، جس گھڑی
کر گئے مکے سے پیغمبرؐ مدینے کا سفر

یا خدا تیری عنایت ہو تو کچھ مشکل نہیں
ورنہ یوں آسان ہو کیونکر مدینے کا سفر

کیا ہوا، تو کیوں نہیں چلتا فقیرِ خستہ حال
عاشقوں کو بھی ہے کچھ دوبھر مدینے کا سفر

ربِ غفار صاحبِ معراج
رکھ مجھے جارِ صاحبِ معراج

ہو شفائے عروجِ خلد اس کو
جو ہے بیمارِ صاحبِ معراج

کس بلندیٔ صدق پر ہے واہ
شانِ گفتارِ صاحبِ معراج

یا خدا جانے یا وہ عارج عرش
کیا تھے اسرارِ صاحبِ معراج

شانِ افلاک دیکھنا کہ ہوئے
حائلِ بارِ صاحبِ معراج

رات دن بس سنائے جائے کوئی
مجھ کو اخبارِ صاحبِ معراج

اتری ہے آسمان سے کیا شے
دیکھو انوارِ صاحبِ معراج

یا خدا، پھر فقیرؔ کو لے جائے
شوقِ دیدارِ صاحبِ معراج
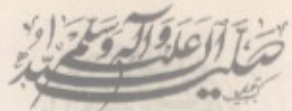
عرب ہے مظہرِ شانِ محمدؐ
عجم ہے زیرِ فرمانِ محمدؐ

گئے اک حرف میں طرفِ سقر میں
ہوئے جو حرفِ گیرانِ محمدؐ

ادا کب ہووے شکر ان کا کہ جو ہیں
خدا کے بعد احسانِ محمدؐ

بہت ماں باپ پر ہے میرا احساں
انہیں کرتا ہوں قربانِ محمدؐ

الٰہی عاشقانِ باصفا کو
نہ ہووے داغِ ہجرانِ محمدؐ

غمِ امت میں تھا اللہ رے کیا کچھ
وہ جوشِ چشمِ گریانِ محمدؐ

پیام آیا "ہم اتنا خوش کریں گے
نہ ہو گی پھر حزیں جانِ محمدؐ"

ہنسانا ہم کو محشر میں خدایا
طفیل روئے خندانِ محمدؐ

بہت رکھ مجھ پر احسانِ مضامیں
طفیلِ روحِ حسانِ محمدؐ

فقیرؔ اپنی کہاں طاقت ہے واللہ
کہ ہوں میں کچھ ثناخوانِ محمدؐ

کچھ نہ پوچھو، وصلِ محبوبِ خدا کیونکر ہوا
میں ہی دل سے پوچھتا ہوں، کیا ہوا، کیونکر ہوا

دستِ کوتہ جالیوں تک خود رسا کیونکر ہوا
میں گنہگار اس طرح کا پارسا کیونکر ہوا

زائرِ خیر البشرؐ ہیں رشکِ اہلِ سلطنت
ہم فقیروں کو بھی یہ رتبہ عطا کیونکر ہوا

خاکِ نعلینِ طبیبِ روح گر اس میں نہیں
پھر یہ نام اس خاک کا خاکِ شفا کیونکر ہوا

دل سے کیا پوچھوں کہ یہ ہے بے زباں، کیا کہہ سکے
کیا ہوا حاصل زیارت کا مزا، کیونکر ہوا

سایۂ حسنِ قدم ہے حسنِ حادث، ورنہ یہ
سب فرشتوں کو بھی عشق انسان کا کیونکر ہوا

گھستے گھستے مسجدِ احمدؐ میں بس مٹ جائے سر
ورنہ کیا جانوں میں، واں سجدہ ادا کیونکر ہوا

جب تو کہتا تھا، اگر جاؤں تو مر جاؤں وہیں
پھر فقیر اب تو مدینے سے جدا کیونکر ہوا

میں نے جب دور سے وہ گنبدِ اخضر دیکھا
چشمِ مشتاق کو بس روتے ہی اکثر دیکھا

چوم لوں اس درِ شہسوار کی آنکھیں جس نے
جلوۂ خاص کو دیوار سے مل کر دیکھا

بے دماغِ چمنستان جہاں ہے جس نے
طیبہ کو طیبِ محمدؐ سے معطر دیکھا

مجمعِ روزِ شفاعت کا نمونہ تھا وہ
اس قدر واں دلِ عالم کو مسخر دیکھا

سیرِ دنیا کی تمنا نہ رہی پس دل کو
کیا نہ دیکھا جو وہاں قربِ پیمبرؐ دیکھا

شادیٔ وصل سے بیتاب رہا اور بھی یہ
میں نے اِس دل کو جو واں ہاتھ لگا کر دیکھا

چھوڑ کر بھاگ گئے دل کو مرے صبر و تواں
ہجر کے دن غمِ احمدؐ کا جو لشکر دیکھا

کیونکہ دل سیر ہو روضے کی زیارت سے فقیر
عمر بھر دیکھا تو گویا اسے دم بھر دیکھا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پھر بھی قرار پائے مرا دل کسی طرح
پھر بھی مدینہ ہو مری منزل کسی طرح

ہے وہ مرا علاجِ تپِ جسم و جان و دل
جو ظلِ برجِ سبز ہو حاصل کسی طرح

ہے وردِ یا سلام، کہ زوّار میں مدام
عرضِ سلام کو رہوں شامل کسی طرح

میں ہوں، مدینہ ہو، وہیں گھر ہو، وہیں ہو قبر
آساں ہو یا خدا، مری مشکل کسی طرح

ہوں غرقِ بحرِ غم، نظر آ جائے یا خدا!
دریائے غم کا پھر وہی ساحل کسی طرح

پھر کاش جا کے روضۂ جنت میں دیکھ لوں
وہ مسجدِ رسولؐ کی محفل کسی طرح

ہر دم زیادہ شوق ہو یا رب! مدینہ کا
شغلِ وطن پہ میں نہ ہوں مائل کسی طرح

وہ طیبہؔ ہے، کاش گناہوں سے ہو کے پاک
ہو جاؤں اس میں رہنے کے قابل کسی طرح

شغلِ وطن میں دل ہو یہاں، یا سفر میں ہو
یا رب! نہ ہو مدینے سے غافل کسی طرح

اے دل تو صبح و شام درود و سلام بھیج
لے لے کے ان کا نام درود و سلام بھیج

یا رب! تو میری روح کو میری طرف سے واں
کر پیکِ تیز گام درود و سلام بھیج

اے اہلِ دیں، ضرور شروعِ سخن میں تُو
اور ختمِ ہر کلام درود و سلام بھیج

غفار سے مواردِ غفراں میں تب ترا
عالی رہے مقام، درود و سلام بھیج

لکھا دکھائے یا کہ سنائے کوئی وہ نام
اے دل رکھ التزام، درود و سلام بھیج

گر شاد کامئ دو جہاں تجھ کو چاہیے
ہو ہو کے شاد کام درود و سلام بھیج

آزاد ہو ہموم و غموم جہاں سے تُو
رکھ دل سے اہتمام، درود و سلام بھیج

اس سرورِ جہانؐ پہ یا رب! شبانہ روز
با الفِ احترام درود و سلام بھیج

اور جو کہ ہیں رسولؐ کے اصحاب و اہلِ بیتؑ
ان پر بھی تُو مدام درود و سلام بھیج

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کیوں چلے ہم ہند کو شہرِ مدینہ چھوڑ کر
جائیں گے گرداب میں کیا یہ سفینہ چھوڑ کر

پھر چلی آئی ادھر اے جانِ مفلس! ہائے ہائے
اس شفیعِ پاک میں ایسا دفینہ چھوڑ کر

دل کو چین آئے تو کیا آئے دیارِ ہند میں
وہ مدینہ، جائے تسکین و سکینہ چھوڑ کر

جائے حیرت ہے کہ آفاقی صحابی بن گئے
اور نہ مومن ہو سکا بوجہل، کینہ چھوڑ کر

وقتِ رخصت تھا مدینے میں کچھ ایسا اضطراب
کیا عجب تھا، دل نکل جاتا جو سینہ چھوڑ کر

دُور سے لازم ہے ہم کو عرضِ تسلیمات واں
کیا قریں ہوویں غلام اپنا قرینہ چھوڑ کر

عقل ہو تو خاکِ طیبہ ہوویں شاہانِ جہاں
تختِ و جاہ و لشکر و مُلک و خزینہ چھوڑ کر

پھر چلا آیا اِدھر کیوں اے فقیر افسوس ہے
اس درِ سلطان کو مجھ سا کمینہ چھوڑ کر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرتِ حق سے رہے نازل وہاں کامل صلوٰۃ
اور فرشتے بھی سبھی کرتے رہیں نازل صلوٰۃ
اس میں ہر مخلوق سے یارب رہے شامل صلوٰۃ
ہو باآواز حزیں مجھ کو بھی واں حاصل صلوٰۃ

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤں میں مثلِ خیالِ دل مدینے کے قریب

بھیجتا ہوں یوں تو میں یاں سے بھی احمدؐ پر درود
اور پہنچ جاتے ہیں قاصد لے کے مقصد پر درود
پر حضوری میں خدایا ہو محمدؐ پر درود
ہو کے حاضر جا کہوں اس پاک مرقد پر درود

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤں میں مثلِ خیالِ دل مدینے کے قریب

اور کہاں قسمت کہ واں میرے تو ہوں لاکھوں سلام
ایک بھی دیویں جواب ان کا مجھے خیر الانامؐ
جب حضورِ شاہؐ میں حاضر ہوں میں مثلِ غلام
عرضِ حالِ دل بھلا کیونکر رہے پھر ناتمام

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤں میں مثلِ خیالِ دل مدینے کے قریب

مراجِ روح و جانِ عاشقاں ہے روضۂ احمدؐ
الٰہی! تو وہاں لے چل، جہاں ہے روضۂ احمدؐ

عجب کیا، روضۂ فردوس کو بھی رشک ہو اس پر
مکیں ہے کون اور کس کا مکاں ہے روضۂ احمدؐ

مدینہ بارک اللہ کیوں نہ ایسا خوبصورت ہو
وہ قالب ہے مدینہ، جس میں جاں ہے روضۂ احمدؐ

ہوئی راہِ نظر مسدود یارب! جس میں جانے سے
وہ کیا گنجینۂ سرِّ نہاں ہے روضۂ احمدؐ

چراغ و شمع کی محتاج کیوں وہ خاص مسجد ہو
منور جس میں ہر دم مہرساں ہے روضۂ احمدؐ

اثر حُسنِ قدم کا حسنِ حادث پر ہے یہ جس سے
زیارت گاہِ خلقِ دو جہاں ہے روضۂ احمدؐ

کہے دیتی ہے حالِ دل، یہ چشمِ اشکبار اپنا
کہ ان آنکھوں سے دیکھا بے گماں ہے روضۂ احمدؐ

وہاں کیا تاب ہے جو ہوش میں اپنے رہے کوئی
حواسِ آدمی کا امتحاں ہے روضۂ احمدؐ

وہ قیوم و توانا پھر کہیں لے جائے واں مجھ کو
کہ پھر مقصودِ جانِ ناتواں ہے روضۂ احمدؐ

شہرِ رسولؐ جب نظر آیا علی الصباح
کیا نور کبریا نے دکھایا علی الصباح

کیا رات تھی وہ رات کہ کہتے تھے ہم سفر
دیکھیں گے ہم مدینہ خدایا علی الصباح

وہ نورِ صبح اور وہ نورِ مدینہ، واہ!
کیا لطف چشمِ شوق نے پایا علی الصباح

وصلِ حبیبؐ اور وہ وقتِ نمازِ صبح
کیا نُور میں وہ نُور ملایا علی الصباح

آخر کو ایک دن جو مزوّر نے آخری
ہم کو وہاں سلام پڑھایا علی الصباح

اتنا ہمیں ہنسایا نہ تھا صبحِ وصل نے
واں صبحِ ہجر نے جو رلایا علی الصباح

پھر واں فقیرِ شکر کا سجدہ ادا کرے
پھر ہو وہاں یہ بارِ خدایا! علی الصباح

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہ دل ہووے اور جست و جوئے محمدؐ
یہ آنکھیں ہوں اور شوق روئے محمدؐ

حدیثِ محمدؐ ہو اور گوشِ دل ہو
زباں ہووے اور گفتگوئے محمدؐ

قدم ہوویں اور گردِ راہِ مدینہ
یہ عاشق ہو اور خاکِ کوئے محمدؐ

وہ گلزارِ روضہ ہو اور بلبلِ دل
دماغِ رواں اور بوئے محمدؐ

یہ ہاتھ اپنے ہوویں وہاں جالیوں میں
نظر محوِ حیرت ہو سوئے محمدؐ

تمنا ہے اک دن ہو واں آستاں پر
جنازہ مرا روبروئے محمدؐ

بقیع مدینہ میں ہو قبر میری
پئے تربتِ مشکبوئے محمدؐ

محبانِ احمدؐ محبانِ حق ہیں
عدوئے خدا ہیں عدوئے محمدؐ

فقیر اپنا دل ہے زیارت کے قابل
کہ اس دل میں ہے آرزوئے محمدؐ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہر دم ہے اس پہ فضل خدائے عظیم کا
عاشق ہے جو رسولؐ رؤف و رحیم کا

رتبے کو اس شفیعِ خلائق کے دیکھنا
محشر میں جب ظہور ہو امید و بیم کا

سارے جہاں کے قاقم و سنجاب میں نہیں
جو لطف ہے مدینہ میں رہ کر گلیم کا

یارو، وہ خاکِ راہِ نبیؐ جلد لا کے دو
منظور ہے علاج اگر اس سقیم کا

بستر پہ وہ رسولؐ خدا کو ملا شرف
جو کچھ تھا کوہِ طور پہ رتبہ کلیم کا

مل جائے جس کو بوئے محمدؐ تو کیوں نہ ہو
ہر دم خرامِ ناز میں رہنا نسیم کا

رہتا ہے آستانِ محمدؐ پہ جو کوئی
گویا وہ ہے مقیم ریاضِ نعیم کا

جا پہنچے آبِ سردِ شفاعت، تو کیا عجب
مانندِ یخ مزاج ہو نارِ جحیم کا

کب دیکھیے فقیرؔ یہ میری زباں ہو اور
روضے پہ عرض ہووے سلام اس اثیم کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اے روح دیں شناس! مدینے سے دل لگا
رہ مصطفیٰؐ کے پاس، مدینے سے دل لگا

جنت میں بھی سنا ہے کہیں تو نے رنج و غم
رہتا ہے کیوں اداس، مدینے سے دل لگا

امید ہے کہ جائے وہ جنت کو بے خطر
یاں جس کا بے ہراس مدینے سے دل لگا

خاکِ شفا وہ خاک ہے، آبِ بقا ہے آب
اس قوتِ حواس مدینے سے دل لگا

یا رب! کبھی نہ ہو مری دنیا سے دل لگی
بس ہے یہ التماس، مدینے دے دل لگا

امید ہے، بر آئے گی امید ایک دن
جس کا بغیرِ یاس مدینے سے دل لگا

واں دل لگی ہمیشہ سے روح الامیں کی تھی
اے روح! کر قیاس، مدینے سے دل لگا

گر تجھ کو آرزو ہے کہ جنت میں گھر بنے
اے نفسِ ناسپاس! مدینے سے دل لگا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جس دل میں ہے محبتِ پیغمبرِ خدا
پھر وہ ہے اور شفاعتِ پیغمبرِ خدا

ایماں ہے نعت و مدحتِ پیغمبرِ خدا
اور کفر ہے اہانتِ پیغمبرِ خدا

ہے خالِ روئے شب یہ قمر اس کے سامنے
جو حسن میں ہے شہرتِ پیغمبرِ خدا

تسکینِ دل کی اب کوئی صورت نہیں ہے اور
یا رب! دکھا دے صورتِ پیغمبرِ خدا

زیبا ہے گر خزانہ عرش اس کا نام ہو
اب ہے جہاں سکونتِ پیغمبرِ خدا

کیا خوش مدینہ والے ہوتے ہوں گے، جس گھڑی
مکے سے آئے حضرتِ پیغمبرِ خدا

لے جائیں میرا کاش فرشتے وہاں سلام
جائیں اگر بخلوتِ پیغمبرِ خدا

کہتا ہے کبریا کہ تری جان کی قسم!
کتنی بڑی ہے عزتِ پیغمبرِ خدا

احمدؐ پہ ہو سلام فقیر اور ان پہ بھی
جن کو رہی تھی صحبتِ پیغمبرِ خدا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہے معبدِ رسولِ خدا مسجدِ قبا
یا ربنا فضل علی مسجدِ قبا

واں کیوں نہ دل لگے کہ وہ جائے سرور تھی
بہرِ امام ہر دو سرا مسجدِ قبا

دیکھے اگر وہ قبۂ جنت تو کیا عجب
جو ایک بار دیکھ چکا مسجدِ قبا

ان پر قبائے رحمتِ حق کیوں نہ آئے ٹھیک
ہو بہر دید جن کو عطا مسجدِ قبا

جی چاہتا ہے پھر وہیں سجدہ ادا کروں
اللہ! مجھ کو پھر بھی دکھا مسجدِ قبا

آثارِ مصطفیٰ کی زیارات ہیں بہت
اس راہ میں، مدینہ سے تا مسجدِ قبا

افزوں ہے شان و رفعتِ حسی سے معنوی
ہے غیرتِ قبابِ سما مسجدِ قبا

عاشق بدن سے کیوں نہ لگائیں وہاں کی خاک
کھلوائے کیوں نہ بندِ قبا مسجدِ قبا

یا رب! فقیر کو بطفیلِ مدینہ پھر
دکھلائے کون تیرے سوا مسجدِ قبا

دل کیوں نہ ہو اسیرِ مدینہ منورہ
دلبر ہے جائے گیرِ مدینہ منورہ

کبار ہیں صغیرِ مدینہ منورہ
ہیں اغنیا فقیر مدینہ منورہ

پھرتی ہی رہتی ہے مری آنکھوں میں رات دن
وہ شکل دلپذیر مدینہ منورہ

کیا خاک جنت آئی تھی اور آب سلسبیل
جن سے بنا خمیر مدینہ منورہ

فردوس کو نہ دیکھ لوں آنکھوں سے جب تک
کیا کہہ سکوں نظیرِ مدینہ منورہ

گندم کا سینہ شق کہیں اس رشک سے نہ ہو
ہوتا یہ خود شعیر مدینہ منورہ

شایانِ رحم و الفت و توقیر ہیں تو بس
طفل و جوان و پیر مدینہ منورہ

دیتا ہے یہ خبر کہ رہو مصطفیٰ کے ساتھ
قرآن ہے سفیر مدینہ منورہ

نازل ہو لاکھ بار درود ان پہ جو کہ ہیں
سلطان اور وزیر مدینہ منورہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اللہ کی رحمت ہے مدینے کی زیارت
جنت کی زیارت ہے مدینے کی زیارت

اک ہفتہ میں غم ہائے نہفتہ گئے لاکھوں
اتنی بھی غنیمت ہے مدینے کی زیارت

واں یاد رہا رنجِ سفینہ، نہ غمِ راہ
کیا دافعِ کلفت ہے مدینے کی زیارت

دیکھا جو وہاں، دیدۂ دل سے کوئی پوچھے
کیا نورِ بصیرت ہے مدینے کی زیارت

اللہ کے محبوبؐ سے کر دیتی ہے نزدیک
خالق کی عبادت ہے مدینے کی زیارت

کیا جان گھٹی جاتی تھی، جب کہنے لگے یار
اب تھوڑی سی مدت ہے مدینے کی زیارت

واں زندگیٔ نوحؑ سے سیری نہیں ممکن
وہ روح کی لذت ہے مدینے کی زیارت

حیراں تھا فقیر اپنے نصیبوں سے کہ واللہ
کس شاہ کی قربت ہے مدینے کی زیارت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وہاں جو پھر بھی پہنچ جائیں خستہ حال کے ہاتھ
تو کب نکالوں میں ان جالیوں میں ڈال کے ہاتھ

لگا لوں اپنے بدن میں، اگر مدینے سے
کچھ آئے خاک بھی اس عاشقِ وصال کے ہاتھ

نبیؐ کے پاس تھے وہ مثلِ کعبہ و اسود
ملیں تو چوم لوں میں حضرتِ بلالؓ کے ہاتھ

تبیعِ پاک میں میں بھی دراز ہو جاؤں
حضورِ حق میں دراز اپنے ہیں سوال کے ہاتھ

اگر یہ خاک مدینہ سے رہ گئے خالی
تو چھوڑ دینا کفن سے مرے نکال کے ہاتھ

وہ ہاتھ دھو چکے آلودگیٔ عصیاں سے
کہ آئے نہرِ مدینہ سے جو کھنگال کے ہاتھ

وہ کس کا دامنِ حسن آ گیا تھا ان کے قریب
جو آنکھیں رہ گئیں مژگاں سے یاں نکال کے ہاتھ

حضورِ روضہ کہاں ایسے ہوش پر قابو
نہ آئے جو نگۂ دیدۂ غزال کے ہاتھ

ستونِ توبہ سے اے کاش باندھ دے کوئی
فقیرِ مجرم و پامالِ انفعال کے ہاتھ

شکلِ مدینہ آنکھ سے دل میں اگر گئی
کیا چیز تھی کہ دونوں کو بے تاب کر گئی

جب یہ نگاہ شوق درِ یار پر گئی
کیا دم کی دم میں کلفتِ راہِ سفر گئی

عمرِ دراز کی جو تمنا تھی خلد میں
اے جان تو بھی کیوں نہ مدینے میں مر گئی

رونے نے ایک دن جو مدینہ دکھا دیا
اس یم میں کشتیٔ نظرِ چشم تر گئی

تھا دل کو صبح وصلِ مدینہ میں کیا مزا
قربان جس پہ لذتِ خوابِ سحر گئی

ہر گل سے اس کے تھا رخِ گل کا چراغ
ہر رات شمع روضہ عجب، گل کتر گئی

ان جالیوں میں جھانک کے کہتی تھی چشم دل
کیونکر کہوں کہ میری کہاں تک نظر گئی

چل اب تو رہگزر میں محمدؐ کی دن گزار
یاں اے فقیر عمر بہت سی گزر گئی

مشکل ہوا جوارِ محمدؐ کو دیکھنا
کب ہووے گا دیارِ محمدؐ کو دیکھنا

عالم میں اشتہارِ محمدؐ کو دیکھنا
اور حشر میں وقارِ محمدؐ کو دیکھنا

مل جائیں خاک میں مری آنکھیں وہاں کہیں
ہو کاش رہگذارِ محمدؐ کو دیکھنا

دیکھو نصیب امتِ عاصی کے حشر میں
اور اس سے افتخارِ محمدؐ کو دیکھنا

اے مومنو! بروز شمار اپنی آنکھ سے
احسانِ بے شمارِ محمدؐ کو دیکھنا

ان کے طفیل دیکھنا حور و قصور کو
یاں تک کہ کردگارِ محمدؐ کو دیکھنا

زیرِ لوائے حمد سبھی ہوویں گے وہاں
اللہ رے اقتدارِ محمدؐ کو دیکھنا

یا رب! دکھا مزارِ محمدؐ کو، پھر نصیب
ہو مجھ کو یارِ غارِ محمدؐ کو دیکھنا

جب ہو چکے زیارتِ صدیقؓ پھر ہو سہل
فاروقؓ جیسے یارِ محمدؐ کو دیکھنا

یوں تو دنیا میں ہائے، کیا نہ ہوا
پر میں اور شہرِ مصطفیٰؐ نہ ہوا

جو مدینے تلک رسا نہ ہوا
نارسا ہے، وہ پارسا نہ ہوا

مرا مرنا مدینہ میں، افسوس
نہ ہوا، مرضیٔ خدا، نہ ہوا

کیا ہوا استبرقِ جناں سے سرور
جو مدینے کا بوریا نہ ہوا

ہائے حسرت جو مرتے دم بھی نصیب
وہ مدینہ رسولؐ کا نہ ہوا

کون نخلِ مدینہ دیکھ کے آج
باغِ دنیا سے بے مزا نہ ہوا

خیرِ ارضِ مدینہ سے محروم
ہے، وہاں جو برہنہ پا نہ ہوا

میں یہاں ہوں، مرا سخن واں ہے
میری غیرت، مرا فسانہ ہوا

مدحِ سلطانِ دوسراؐ میں فقیر
دوسرا یوں غزل سرا نہ ہوا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نہ ہو مشرق، کبھی ہم داستانِ مولدِ حضرتؐ
کہ یہ اک مطلع خور ہے، وہ شانِ مولدِ حضرتؐ

الٰہی شکر ہے، تو نے طفیلِ خانۂ کعبہ
دکھایا مجھ کو مکہ میں مکانِ مولدِ حضرتؐ

ہوا آنکھوں میں پیدا نور، دل میں قوتِ ایماں
وہاں جس دم گئے ہم زائرانِ مولدِ حضرتؐ

مدینہ میں ہمیشہ رشک رہتا پھر تو مکے کو
نہ ہوتی واں نشانی گر نشانِ مولدِ حضرتؐ

وہاں جا کر ہماری جان میں کیونکر نہ آئے جاں
کہ جسم مکہ میں داخل ہے جانِ مولدِ حضرتؐ

خوشی سے دل نہ تھا پہلو میں، گویا آسماں پر تھا
زیارت کو گئے ہم جب میانِ مولدِ حضرتؐ

ہزاروں طفل اشک آنکھوں سے نکلے جب وہاں دیکھا
کہ دوش مادر رحمت ہے شانِ مولدِ حضرتؐ

طبیعت کی ضعیفی میں قوی مضموں ہوئے پیدا
فقیر ایسا ہوا تو مدح خوانِ مولدِ حضرتؐ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کہاں سے چین یہاں ہو دلِ تپاں کے لیے
کہ تھا سکونِ مدینہ سکونِ جاں کے لیے

مزا ہے مدحِ محمدؐ کا جس زباں کے لیے
جہاں میں اس نے مزے میوہ جناں کے لیے

فدائے راہِ مدینہ ہوں میں، جو مر جاؤں
تو قبر میری ہو اس راہ میں نشاں کے لیے

بیانِ لذتِ آبِ مدینہ کیونکر ہو
کہ چاہئیں لبِ کوثر مرے بیاں کے لیے

ہمیں مدینہ میں تھا جس مزے کا گریۂ چشم
کسی نے کب یہ مزے خندۂ دہاں کے لیے

لبِ رسولِ خدا کی حدیث سے ہم کو
ملا ہے آبِ بقا عمرِ جاوداں کے لیے

مقامِ امن رسولِ خدا کا شہر ہے بس
وہی ٹھکانا ہے ایمان کو اماں کے لیے

سوا درود کے، کیا اے فقیرؔ بے توقیر
ہدیّہ ہو سکے اس شاہِ دو جہاں کے لیے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رسولِ حق کا ثنا خوان سب زمانہ ہوا
زمانہ کیوں نہ ہو، خود خالقِ یگانہ ہوا

وہ ہیں مصدقِ **خیر الامور اوسطھا**
اسی لیے قدِ موزوں بھی درمیانہ ہوا

گیا بہشت کو گویا کہ جیتے جی وہ بشر
کہ جو مدینہ کو ایمان سے روانہ ہوا

مری بھی خاک الٰہی! غبار ہو کے چلے
سنوں، مدینہ کو جب قافلہ روانہ ہوا

نکالا بھیج کے جس میں خدا نے یہ قرآن
وہ سینہ کیا ہوا، اک نور کا خزانہ ہوا

بنا وہ جائے زیارت ابولبابہؓ سے
قبولِ توبہ کا باعث جو استوانہ ہوا

مجھے بھی باندھ دے لے جا کر اس ستوں سے کوئی
علاج مجھ سے یہاں کچھ بھی نفس کا نہ ہوا

رسولِ حق پہ کیے جس نے جان و مال نثار
ملی حیاتِ ابد، موت کا بہانہ ہوا

پہنچ گئے ہیں مدینے تلک مرے اشعار
تو میری جان سے بہتر مرا فسانہ ہوا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہر لحظہ جس کا دل ہے رسولؐ خدا کے ساتھ
گویا وہ متصل ہے رسولِؐ خدا کے ساتھ

جنت کے شغلِ عیش میں کیونکر نہ ہووے وہ
جو دل سے مشتغل ہے رسولؐ خدا کے ساتھ

گویا نبیؐ کے ساتھ ابوبکرؓ ہے کہ آپ
ہر جا پہ مثلِ ظل ہے رسولؐ خدا کے ساتھ

اترائے آسمان پہ کیوں کر نہ یہ زمیں
ہر دم جو متصل ہے رسولؐ خدا کے ساتھ

کیوں چھپ گیا آنکھوں سے مری ہائے مدینہ
یا رب! مجھے پھر نظر آ جائے مدینہ

میں بھی در و دیوار مدینہ بنوں، اے کاش
ہر لحظہ رہوں محو تماشائے مدینہ

پھرتے تھے ہم اس میں کبھی خود بہر زیارت
پھرتا ہے اب آنکھوں میں جو صحرائے مدینہ

ہم جیسے غلاموں کو فقیر اب کہیں پھر بھی
پہنچائے مدینے میں وہ مولائے مدینہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پھر کاش ہوں قریبِ مدینہ منورہ
ہو حظِ روح طیبِ مدینہ منورہ

ہر دم ہے وصلِ خیرِ دو عالمؐ نصیب میں
اللہ رے نصیبِ مدینہ منورہ

ہر خارِ راہ اس کو ہو مژگانِ چشمِ عیش
ہو جائے جو قریبِ مدینہ منورہ

رہتی ہے پیاری پیاری ان آنکھوں کے سامنے
وہ صورتِ عجیبِ مدینہ منورہ

مقبولِ حق ہے ذاتِ مدینہ منورہ
محمود ہیں صفاتِ مدینہ منورہ

رشکِ نباتِ مصر ہے، کیا بات اس کی ہے
خرما ہے وہ نباتِ مدینہ منورہ

خاکِ بقیع میں کہیں میری بھی خاک ہو
ہے زندگی وفاتِ مدینہ منورہ

وہ عمرِ جاوداں ہے جو اپنے نصیب میں
لکھی گئی مماتِ مدینہ منورہ

جینے کا اب مزہ ہے تو ہے اس میں اے فقیر
جو دن ہے، ہو حیاتِ مدینہ منورہ

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

الٰہی زندگی ہو تو محمدؐ کا مدینہ ہو
مقامِ موت بھی ہو تو محمدؐ کا مدینہ ہو
یہی ہے آرزو دل کی، مرا مرقد بھی یا اللہ
ابھی ہو تو، کبھی ہو تو، محمدؐ کا مدینہ ہو
الٰہی یاں ابھی کچھ میرے رہنے میں جو حکمت ہے
تو وقتِ آخری ہو تو محمدؐ کا مدینہ ہو
کہیں اب جی نہیں لگتا فقیر اپنا تو بس واللہ
یہ جی میں ہے کہ جی ہو تو محمدؐ کا مدینہ ہو

دوستو، لائے مدینہ سے عبث تم مجھ کو
خاک میں ہونے دیا ہوتا وہیں گم مجھ کو
سحرِ وصل تھی واں مجھ پہ خدا کی رحمت
یاد ہے صبح مدینہ کا تبسم مجھ کو
سامنے روضۂ انور کے جو تھی حالتِ دل
کچھ نہ پوچھو کہ نہیں تابِ تکلم مجھ کو
اس لیے ان کو محمدؐ پہ فدا کرتا ہوں
کہ تہِ دل سے ہیں محبوب اب و ام مجھ کو

یا خدا! پھر بھی وہاں غم سے جو ہو دل فارغ
پھر نہ ہو ہم سے مدینے کی وہ منزل فارغ
دل رہے عشقِ محمدؐ میں الٰہی بے چین
نہ ہو اس درد سے اک لحظہ یہ شاغل فارغ
چاہیے حمد و صلوٰۃ اپنا وظیفہ ہر دم
اس سے کیوں ہووے زبان اور رسائل فارغ
نہیں برزخ میں بھی مختار سے صدیق جدا
کس طرح شے کی معیت سے رہے ظل فارغ
مدحِ احمدؐ سے تو اک دم نہ ہو خاموش فقیر
کہ نہیں ذوق سے گوشِ دلِ محفل فارغ

کیا ہوئی شہرِ محمدؐ کی وہ مہمانی، دریغ!
واں کی مہمانی کی ہم نے قدر کیا جانی، دریغ!
یا تو آنکھیں تھیں وہاں ان جالیوں میں رات دن
یا وہی آنکھیں ہیں اور دن رات حیرانی، دریغ!
ہے اسی غم سے وطن میں مجھ کو تنہائی پسند
کیوں نہیں میرا وطن وہ شہر لاثانی، دریغ!
رہ گئی ہجرِ مدینہ میں فقیر اپنی رفیق
آہ و زاری، حزن و حیرانی، پریشانی، دریغ!

دل وہی دل ہے کہ ہے جس کو غمِ خیر البشرؐ
چشم ہے وہ چشم، جو ہے پُرنمِ خیر البشرؐ

اللہ اللہ، رتبۂ شیخین دیکھا چاہیے
عالمِ برزخ تلک ہیں ہمدمِ خیر البشرؐ

ہے حقِ اشیا میں استحقاقِ دوزخ یا بہشت
جن پہ وارد ہو چکی مدح و ذمِ خیر البشرؐ

کون جانے غیر ذاتِ پاک اسرارِ رسولؐ
کون ہے عالم میں جو ہو اعلمِ خیر البشرؐ

اللہ اللہ قسمتِ پیراہنِ خیر البشرؐ
جو رہا اک دم بھی ملبوسِ تنِ خیر البشرؐ

یا خدا تیری عنایت سے ملے واں ظلِ عرش
دستِ امت ہووے جب اور دامنِ خیر البشرؐ

کارِ تیغِ قہر ہو اس سے زمینِ کفر میں
جب ہو نقش انداز نعلِ توسنِ خیر البشرؐ

رخصتِ پرواز ہو اس روح کو جب اے فقیرؔ
کاش بن جائے یہ مرغِ گلشنِ خیر البشرؐ

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

الٰہی! پھر وہی شہرِ مدینہ ہو نزدیک
عیوبِ دل کا مرے آبگینہ ہو نزدیک

نگاہِ دل کے لیے روزنِ بہشت بنے
جو تیرِ عشقِ محمدؐ سے سینہ ہو نزدیک

بجا ہے دور سے عرضِ سلام کا آداب
غلام کیونکہ وہاں بے قرینہ ہو نزدیک

اگر مدینہ میں مل جائے مجھ کو جائے سکوں
فقیرؔ دل سے مرے تب سکینہ ہو نزدیک

نورِ دل ہے خیالِ مرقدِ پاک
واہ نورِ جمالِ مرقدِ پاک

دیکھنا اس زمیں کی قسمت کو
جس سے ہے اشتمالِ مرقدِ پاک

رات دن ہے محلِ رحمتِ حق
رحمتِ حق ہے حالِ مرقدِ پاک

درِ سلطاں پہ اے فقیرؔ رہوں
ہے خدا سے سوالِ مرقدِ پاک

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شہرِ نبیؐ سے ہو کے مسافر نگاہِ شوق
کیا چیز دیکھتی رہی پھر پھر نگاہِ شوق

واں جلوۂ قیامِ بشیر و نذیرؐ سے
تھی رویتِ خدا کی مبشر نگاہِ شوق

اسود ہے یا کہ حسرتِ حُسنِ رسولؐ میں
کعبے کی ہو گئی متحجر نگاہِ شوق

منقوش اس صحیفۂ دل پر وہ کیوں نہ ہو
شکلِ مدینہ کی ہے مصور نگاہِ شوق

گلیم اور بسترِ خاکِ مدینہ پر رہے قانع
کوئی دنیا میں ہے جو اپنی عز و جاہ کا مشتاق

وہ کیا دیکھا مدینے میں خدایا! جس کی دوری سے
فدائے گریہ آنکھیں رہتی ہیں، دل آہ کا مشتاق

یہ دونوں مرقدِ انور کو ہر دم دیکھ لیتے ہیں
مرا دل کیوں نہ ہووے شکلِ مہر و ماہ کا مشتاق

مدینہ ہو گیا تھا جس کے باعث ایک دن نزدیک
الٰہی پھر ہو آساں، دل ہے پھر اس راہ کا مشتاق

فرشتے کاش لے جائیں یہ اس ممدوحِ مولا تک
نہیں مدحِ نبیؐ میں میں کسی کی واہ کا مشتاق

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پا چکا یا رب وہاں میں جا کے پھر آنے کا حظ
اب تو دکھلا دے وہیں رہ رہ کے مر جانے کا حظ

دل اگر آنکھوں کی جا ہوتا تو یہ بھی دیکھتا
جالیوں سے جھانک کر واں محو رہ جانے کا حظ

شُربِ زمزم، اکلِ خرمائے مدینہ طیبہ
واہ کیا کہنا ہے اس پینے کا، اس کھانے کا حظ

کیا ہی ہم محظوظ تھے قُربِ مدینہ میں کہ تھا
دیکھنے کا برجِ سبز اور اس کے دکھلانے کا حظ

خرمنِ دنیا و مافیہا سے کیا حاصل فقیرؔ
تجھ کو گر حاصل مدینے سے ہو اک دانے کا حظ

چل اب مدینے کو اے جان، خود ہوا ہو کر
یہ انتظار میں کب تک تجھے صبا کا لحاظ

الٰہی حُبِّ مدینہ ہو اس طرح دل کو
کہ جیسے رہتا ہے بیمار کو شفا کا لحاظ

الٰہی رہبرِ رحمت کو راہِ طیبہ میں
یہ حکم ہو کہ رہے اس شکستہ پا کا لحاظ

نظر سے کیوں نہ بنائیں وہ خاک کو اکسیر
نصیب جن کو ہوا سید الوریٰؐ کا لحاظ

جائے جان و دل سے جائے بُرجِ سبز
پھر خدا جلدی دکھائے بُرجِ سبز

رکھیں آنکھوں میں غبار اس کا اگر
دستِ مژگاں ہو رسائے برجِ سبز

گو دکھائے ہند اپنا سبز باغ
ہو چکے ہم آشنائے برجِ سبز

کیوں نہ رکھ لیں شوق سے مثلِ نگاہ
جو اِن آنکھوں میں سمائے برجِ سبز

اب تو جی ہو اور مدینہ ہو فقیرؔ
دل ہو اور دارالبقائے برجِ سبز

برجِ فلک سے قدر میں اعظم ہے برجِ سبز
آرام گاہِ خیرِ دو عالمؐ ہے برجِ سبز

اس رشک سے عدو ہوا شبنم کا آفتاب
ہر شب میں وقفِ بوسۂ شبنم ہے برجِ سبز

کیا کچھ نگاہِ شوق پہ گزری جو غل ہوا
وہ دیکھو اب تو دُور بہت کم ہے برجِ سبز

اے کاش وہ جبل ہو مرا مسکن اے فقیرؔ
جس سے نظر کے سامنے ہر دم ہے برجِ سبز

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
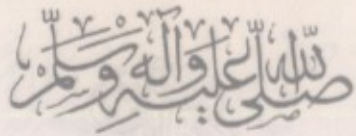
کون کہتا ہے کہ تھا ہم کو مدینہ پردیس
ہو گیا دیکھ کے جس کو وطن اپنا پردیس

کبھی جنت کی طرح واں نہیں جی گھبراتا
اہلِ ایماں کو مدینہ نہیں ہوتا پردیس

اس پہ قربان کروں لاکھوں وطن اپنے سے
کیا کہوں، شہرِ محمدؐ ہے وہ کیسا پردیس

کیا غلط بیں نظر اس عاشقِ دنیا کی رہے
جس کو وہ دیسِ نبیؐ کا نظر آیا پردیس

اب تو مکے سے، مدینے سے ہے دل خوش میرا
یاں تو غمگین ہوں میں، دیس رہوں یا پردیس

تختِ شاہی ہووے گویا اور شاہانہ لباس
ہو اگر خاکِ مدینہ اور فقیرانہ لباس

کاہے کو گھبرائیں گے عریانیِ محشر سے ہم
دیکھ کر ذاتِ محمدؐ کا شفیعانہ لباس

اس درِ شاہِ رسلؐ پر کاش افتادہ رہوں
خاک واں کی ہو مرے تن پر، گدایانہ لباس

چل مدینے میں لباسِ صوف رکھ تو اے فقیر
چھوڑ ملک ہند اور یہ اعجمیانہ لباس

ہے مدینہ طیبہ وہ منزلِ عیش و نشاط
جس میں سلطان و گدا ہیں شاملِ عیش و نشاط
کلفتِ راہِ مدینہ کی وہ لذت پا چکے
کیوں رہے عشاق کا دل مائلِ عیش و نشاط
موت آ جائے مدینے میں اگر اک دن مجھے
ہو وہی اللہ اپنا حاصلِ عیش و نشاط
بسترِ خاکِ مدینہ کی دعا کرتا ہوں میں
اور کیا ہوں میں زیادہ سائلِ عیش و نشاط

نورِ طیبہ کو ہے میرے دلِ بے تاب سے ربط
یہ غلط ہے کہ نہیں نار کو سیماب سے ربط
ہائے بے آب مدینہ ہے دل ایسا مردہ
جیسے رکھتی ہے اجل ماہیِ بے آب سے ربط
باب جنت میں گئے باب مدینہ والے
واہ کیا کچھ ہے یہ اس باب کو اس باب سے ربط
دم نکل جائے مگر آہ نہ نکلے گستاخ
ہم غلاموں کو وہاں چاہیے آداب سے ربط

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نہ کیوں ہو دل سے زباں پر ہزار شکرِ خدا
دکھایا شہرِ نبیؐ لاکھ بار شکرِ خدا
دکھائے مجھ کو مدینے کے رات دن اس نے
تو مجھ پہ فرض ہے لیل و نہار شکرِ خدا
مزا مدینے کے پانی کا یاد آتا ہے
تو آہِ سرد ہے اور بار بار شکرِ خدا
فقیر ایک زیارت بھی لاکھ نعمت ہے
ہزار شکرِ خدا، صد ہزار شکرِ خدا

ذاتِ نبیؐ پہ لاکھ بار دم میں ہو جودِ کبریا
ان پہ درودِ کبریا، ان پہ درودِ کبریا
کیوں نہ ہو آپ کے لیے بے حد و بے شمار اجر
آپ سے حشر تک ہے یہ نظمِ حدودِ کبریا
جن کو ہے حبِ احمدیؐ، بس وہی ہیں خدا کے دوست
جو ہیں حسودِ مصطفیؐ ہیں وہ حسودِ کبریا
آبِ شفاعتِ نبیؐ کاش وہاں ملے ہمیں
کیونکہ بہت ہی گرم ہے آتش و دودِ کبریا
مسجدِ مصطفیؐ میں بھی سجدہ ہوا مجھے نصیب
چاہیے شکر میں مدام سر بسجودِ کبریا

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

یہ ذکر ہے ہم کو خیرِ سرمد، الٰہی صلِّ علیٰ محمدؐ
الٰہی صل علیٰ محمدؐ، الٰہی صلِّ علیٰ محمد

الٰہی مسکن ہو شہرِ احمدؐ، عمل ہو اپنا درودِ بے حد
کہوں میں ہر دم قریبِ مرقد، الٰہی صلِّ علیٰ محمدؐ

ہرے ہیں اب تک یہ زخم دل کے کہ یاد آتا ہے ہم وہاں تھے
تو ورد تھا زیرِ سبز گنبد، الٰہی صلِّ علیٰ محمدؐ

درود سے دفعِ ہر بلا ہے، درود خود رحمتِ خدا ہے
تو کیوں نہ ہو میرے دل کا مقصد، الٰہی صلِّ علیٰ محمدؐ

مجھے کیونکر رسولؐ اللہ کا مسکن نہ آئے یاد
دلِ بلبل کو ہر دم کس طرح گلشن نہ آئے یاد

مدینے سے نکلنا یاد آنا اک قیامت ہے
الٰہی ہم کو پھر وہ وقتِ جاں کندن نہ آئے یاد

وہاں تارِ نظر جالی سے زخمِ دل کو سیتے تھے
ہمیں اب کیوں یہاں وہ تار، وہ سوزن نہ آئے یاد

مدینے کا ہو اک قطرہ تو ہووے بحر سے مغنی
مدینے کا ہو اک دانہ تو بس خرمن نہ آئے یاد

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

مدینہ تھا کنارِ عافیت، اب وہ کہاں، افسوس
پڑی گرداب میں پھر کشتیٔ عمرِ رواں افسوس

وہاں تھا دل گلِ خنداں، نفس بادِ بہاری تھا
یہاں پژمردہ ہر دم دل ہے اور دم ہے خزاں افسوس

وہاں اپنی زباں جو وقفِ تسلیمِ محمدؐ تھی
ہوئی مصروفِ لغو و ذکرِ دنیا پھر یہاں افسوس

کہاں آبِ مدینہ اور کہاں خرمائے طیبہ آج
فقط ان کا تو افسانہ ہے حظِّ زباں افسوس

جو برگِ کاہِ صحرائے مدینہ یاد آتا ہے
تو بن جاتا ہے دل پر صورتِ کوہِ گراں افسوس

عمر بھر دوریٔ طیبہ تھی ہمیں یاں افسوس
جو ہُوا وصل تو رخصت ہوئے پھر واں افسوس

اب کوئی دن کا ہوں مہمان اسی غم میں کہ میں
اور بھی کیوں نہ رہا آپؐ کا مہماں افسوس

جی مدینے میں نکل جائے تو میں جی جاؤں
نہیں نکلے مرے دل کے ابھی ارماں افسوس

میرے آنے کی مدینے سے خوشی کاہے کی ہے
چاہیے اس کا تو اے جمع عزیزاں افسوس

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کس ضیا سے پُرضیا ہے مسجدِ احمدؐ کی شمع
غیرتِ شمس الضحیٰ ہے مسجدِ احمدؐ کی شمع

مسجدِ احمدؐ میں کیا ہے حاجتِ شمع و چراغ
روضۂ خیر الوریٰ ہے مسجدِ احمدؐ کی شمع

جمع ہیں روح و ملک، جن و بشر پروانہ وار
کیونکہ نورِ مصطفیٰ ہے مسجدِ احمدؐ کی شمع

کاش گل بن کر گروں میں سوختہ دل اے فقیر
واں جہاں رونق فزا ہے مسجد احمدؐ کی شمع

یاد ہے جب صبح دم واں تھی ندائے الوداع
تازہ ہیں اب تک وہ دل پُر زخم ہائے الوداع

پھر وہاں جا کر وداعِ جاں ہو، مدفن ہو بقیع
پھر نہ سنوائے مجھے مولا صدائے الوداع

کیا ہی حسرت تھی کہ ہو جائے وداعِ جاں یہیں
کچھ نہ تھا جس روز باقی ماسوائے الوداع

یا تو میں تھا اور درِ احمدؐ کا برجِ عافیت
اب وہی میں اور دہانِ اژدہائے الوداع

دل فقیرِ خستہ دل کا پھر بہت بیمار ہے
پھر خدایا وصلِ طیبہ ہو دوائے الوداع

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وردِ زباں ہو ہر زماں صلِ علیٰ محمدٍ
کہتی ہو ہر زماں زباں صلِ علیٰ محمدٍ

حاضر و غائب ایک سا حال مرا ہو، یا خدا
کہتا رہوں یہاں وہاں صلِ علیٰ محمدٍ

اس کی ترازوئے عمل، ہوئی ثقیل بے خلل
رطل ہو جس کا بس گراں صلِ علیٰ محمدٍ

کیا ہی عمل درود ہے، دونوں جہاں میں سُود ہے
ہے وہ متاعِ بے زیاں صلِ علیٰ محمدٍ

دل ہوا آرزو میں خوں، روضہ پہ کاش جا کہوں
شام و سحر یہی صدا، صلِ علیٰ محمدٍ

ہے یہی گفتگوئے دل، ہے یہی آرزوئے دل
وردِ زباں رہے مرا صلِ علیٰ محمدٍ

اول و ختم ہر کلام، ہے یہ عرب میں التزام
"صلِ علیٰ نبینا صلِ علیٰ محمدٍ"

طیبہ درود سے وہاں، کان تھے مثلِ عطر داں
جس سے سنا، یہی سنا، صلِ علیٰ محمدٍ

عرضِ صلوٰۃ کا مزا، کیا ہی زباں پہ واں رہا
جس نے کہا، یہی کہا، صلِ علیٰ محمدٍ

ڈال دے خاکِ مدینہ پر اکسیر میں خاک
وہ شرف رکھتی ہے اکسیر پہ تاثیر میں خاک

خاک ہو جاؤں مدینے میں تو عزت ہے مری
سب سے ناچیز ہے گو ذلت و تحقیر میں خاک

خاک کے پتلے کو یاں قصر کی حاجت کیا ہے
کیوں لگی رہتی ہے اس خاک کی تدبیر میں خاک

خاکساروں نے لیا نقشِ مدینہ دل میں
کیا ہی کام آئی یہاں خشکیٔ تحریر میں خاک

دل کو مرنے کی تمنا ہے مدینے میں فقیرؔ
دیکھئے، ہے بھی وہاں کی مری تقدیر میں خاک

دارین میں تکلیف نہ ہو بال برابر
اک موئے مبارک جسے مل جائے تبرک

آثارِ محمدؐ کا تموج ہے ہر اک جا
ہے شہرِ مدینہ یم و دریائے تبرک

ہر ذرہ سے حیرت تھی مدینے میں یہ مجھ کو
میں اور مجھے یہ نعمتِ عظمائے تبرک

دم بھر کو فقیرؔ اپنی یہ آنکھیں انھیں دے دوں
جو پوچھتے ہیں مجھ سے کہ کیا لائے تبرک

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رسولِ کبریا، محبوبِ رحماں اسمہ احمدؐ
عیاں ہے شاملِ آیاتِ قرآں اسمہ احمدؐ

وہ ممدوحِ خدا، منعوتِ حوران و ملائک ہے
نہ ہووے کس طرح محمودِ انساں اسمہ احمدؐ

محمدؐ موردِ مدحِ احد ہیں دین و دنیا میں
ہوا نامِ خدا بس کیا ہی شایاں اسمہ احمدؐ

جو ہر ساعت وحوش و طیر و دیو و جن مسخر تھے
تو کیا تھا زینتِ مُہرِ سلیماں اسمہ احمدؐ

ملے الحمدللہ اے فقیرؔ اپنے شفاعت خواہ
نبی الرحمہ و سلطان خوباں، اسمہ احمدؐ

جو نقشِ صفحۂ دل سورۂ محمدؐ ہو
تو دردِ دل کے لیے ہو دوا دعا تعویذ

علاجِ تیرگیٔ دل یہی ہے اے ہمدم!
کہ تو مدادِ مدینہ سے لکھ کے لا تعویذ

ہمیشہ رونے کا آزار ہے ان آنکھوں کو
وہ نقش جالیوں کا دے کوئی ذرا تعویذ

ذرا بھی ہولِ قیامت سے دل نہ گھبرائے
جو سنگِ طیبہ بنے میری قبر کا تعویذ

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

کون دکھلائے مجھے راہ مدینے کی طرف
مجھ کو پہنچائے پھر اللہ مدینے کی طرف

پھر بھی پانی ہو نصیب ان کا، یہ جی چاہتا ہے
خاص مشروب ہیں جو چاہ مدینے کی طرف

خاکساری کو سمجھتے ہیں وہ عزت اپنی
جاتے ہیں یاں سے جو ذی جاہ مدینے کی طرف

طوعِ معبودِ حقیقی ہے اگر طوعِ رسولؐ
تو سفر بھی ہے الی اللہ، مدینے کی طرف

جسمِ لاغر کو مرے کاش مدینے کی ہوا
لے اڑے مثلِ خسِ کاہ مدینے کی طرف

نہ ہو کیوں ساکنِ شہرِ رسولؐ اللہ بے تکلیف
کہ رہتے ہیں گدا ہو کر قرینِ شاہ بے تکلیف

رہی اس رشک سے تکلیف گریہ میری آنکھوں کو
مدینہ دیکھ لیتے ہیں یہ مہر و ماہ بے تکلیف

الٰہی کس مزے کا عشق ہے جو خود بخود عالم
رسولؐ اللہ پر قرباں ہے بے اکراہ، بے تکلیف

زمینِ شعر یاں آرام گاہِ روحِ انساں ہے
بیاں ہے اس میں وصفِ شہرِ عالیجاہ بے تکلیف

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

وہ لذتِ وصل، ہائے افسوس!
باقی نہ رہی، سوائے افسوس

اے زندہ دلو! نہ آؤ پھر کر
اس ہند میں ہے وبائے افسوس

اس روضۂ جانِ جاں پہ جا کر
جان جائے تو پھر نہ آئے افسوس

آتی ہے مدینہ کی ہوا یاد
اٹھتے ہیں یہ شعلہ ہائے افسوس

چھپ جائے مدینہ ہائے افسوس
کیونکر مرے دل سے جائے افسوس

دیکھا جو بروزِ ہجرِ طیبہ
اللہ نہ پھر دکھائے افسوس

خرمائے مدینہ جس کو ہر دم
یاد آئیں تو کیوں نہ کھائے افسوس

جو آبِ مدینہ آج مل جائے
کیوں دل کو مرے جلائے افسوس

پھر تجھ کو فقیر ادھر کو اک دن
لے جائے گا رہنمائے افسوس

اب میرے دل سے اٹھ گئی سیرِ جہاں کی حرص
باقی ہے بس رسولؐ کے پاک آستاں کی حرص

کیا کچھ حریصِ مغفرتِ امت آپ ہیں
اللہ رے، اس رؤف و رحیمؐ جہاں کی حرص

شوقِ مدینہ یوں ہے دلِ ناتواں کو، ہائے
گویا ہمیشہ جینے کو ہے نیم جاں کی حرص

بے نام و بے نشاں رہے شہرِ نبیؐ میں وہ
ہو جس کو دو جہان میں نام و نشاں کی حرص

دیکھا فقیر جب سے مدینہ رسولؐ کا
دل میں نہیں سکونتِ ہندوستاں کی حرص

ملا وہ خاک میں، ہو کر براہِ مصطفیٰؐ خالص
ہوئی وہ خاک اس کی، اس کے حق میں کیمیا خالص

بنایا دل کو اپنا سا مصفی واں کے پانی سے
پیا آبِ مدینہ اور ہمارا دل ہُوا خالص

مدینے میں رہا دل صاف، اب یاں پھر مکدر ہے
بنائے دل کو خالص، اب کہاں ہے وہ دوا خالص

فقیر آج ایک عالم اس کی خوشبو سے معطر ہے
یہ عطرِ نعتِ احمدؐ تجھ سے ایسا کچھ بنا خالص

صلواتِ نبویؐ سے نہ ہو انساں خاموش
نہ رہے نعتِ محمدؐ سے مسلماں خاموش

ذاکرِ رُوئے محمدؐ ہے مرا دل ہر دم
کیوں تلاوت سے ہو یہ حافظِ قرآں خاموش

یاد آتا ہے جو ہنگامِ زیارت کا سکوت
آہ سے رہ نہیں سکتا دلِ نالاں خاموش

ہے وہاں اذنِ تکلم تو محمدؐ کے لیے
سب کو رکھے گی جہاں ہیبتِ رحماں خاموش

جو کہ دیکھا ہے مدینے میں، کیے دیتے ہیں
گو کہ ہیں بولنے سے دیدۂ گریاں خاموش

فراقِ مصطفیٰؐ میں زندگی ہے بے مزہ ایسے
کہ ہوں میں بے سکوں، بے صبر، بیدل، بے جگر، بیہوش

غنی ہو کر رہے محروم جو حج و زیارت سے
شرابِ قہرِ حق سے ہو گئے وہ بد گہر بے ہوش

شبِ معراج میں تھی وہ تجلی ذاتِ احمدؐ پر
ہوئی جس کی رمق سے جانِ موسیٰ طور پر بیہوش

جنہیں ضعفِ دماغِ الفتِ دنیا وہاں بھی ہے
انہیں کرتی ہے خوشبوئے مدینہ بیشتر بیہوش

اس سفر میں نہ رہا دل ہی پہ قابو میرا
کہ جو تھمتا نہیں دم بھر کبھی آنسو میرا

اب تو مکہ بھی ہے نزدیک، مدینہ بھی قریب
چھوڑ دامن کہیں بیتابیِ دل تو میرا

کیا عنایت ہے کہ ہوں راہِ مدینہ میں ابھی
لے گئی آ کے دل اس شہر کی خوشبو میرا

لگ رہی ہے اسے خاکِ رہِ محبوبؐ خدا
بچ کے چل بادِ صبا، تو نہ بدن چھو میرا

تب بھی اس راہ میں رونے سے نہ ہو گی تسکیں
آنکھ بن جائے اگر آج ہر اک مو میرا

خندۂ باغِ جناں ان کو مبارک ہووے
جن کو حاصل ہے یہاں عشقِ نبیؐ کا رونا

زخمِ دل پر نمکِ حُبِّ محمدؐ ہو تو خوب
کہ بغیر اس کے جو رونا ہے تو پھیکا رونا

ضبط کرتے تھے ہم اس روضہ پہ یوں نالۂ دل
کہ نہ ہو جائے کہیں بے ادبی کا رونا

روتے ہیں خاکِ مدینہ کے لیے ہم تو فقیرؔ
ہووے گا مال کی الفت میں غنی کا رونا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
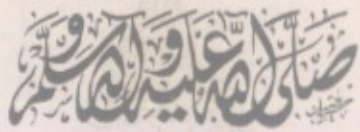
ہند سے جاؤں مدینے میں تو ہو اتنی خوشی
جس قدر ہو نار سے جنت میں جانے کی خوشی

کیا عجب ہے، فرطِ شادی سے وہاں مر جاؤں میں
اس قدر شکلِ مدینہ دیکھ کر ہوگی خوشی

جالیوں میں روضۂ انور کے، ہوویں میرے ہاتھ
تب تو میں جانوں کہ میرے دام میں آئی خوشی

ساکنِ شہرِ محمدؐ خوش رہیں گے یوں مدام
جیسے جنت میں کبھی دل سے نہ جائے گی خوشی

اب تو طاقت نہیں جدائی کی
ساعت آئے گی کب رسائی کی

ہے سلاطینِ دہر کو حسرت
درِ محبوبؐ پر گدائی کی

کیوں نہ نکلی درِ محمدؐ پر
تو نے اے جان بیوفائی کی

جالیوں نے پھنسا کے دل میرا
غمِ دنیا سے کیا رہائی کی

آبِ طیبہ نے ہر کدورت سے
واہ، کیا قلب کی صفائی کی

نظرِ شوق کو اللہ! رسائی ہوتی
آنکھ جالی درِ احمدؐ کی بنائی ہوتی

میں بھی گر خاکِ درِ مسجدِ احمدؐ ہوتا
تو مری کاہے کو پھر واں سے جدائی ہوتی

مصر پھر یاد نہ آتا، جو زلیخا کو وہاں
خواب میں شکلِ مدینہ نظر آئی ہوتی

واں سگِ کہف ہے ابرار میں یا رب! جس طور
خاکِ طیبہ میں مری خاک ملائی ہوتی

بقیعِ پاک میں روح بدن گئی ہوتی
تو دل سے شدتِ رنج و محن گئی ہوتی

نگاہِ شوق کہاں جاتی، پھر خدا جانے
جو میری آنکھ بھی جالی ہی بن گئی ہوتی

نہ ہوتا کچھ دلِ یعقوبؑ کو غمِ یوسفؑ
جو واں وہ نکہتِ گل پیرہن گئی ہوتی

یہ رہتی صحبتِ ہر گل سے بے دماغ ضرور
اگر مدینہ کو بادِ چمن گئی ہوتی

فقیر کب کا مدینے میں تو بھی جا رہتا
جو تیرے دل سے یہ حبِ وطن گئی ہوتی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نہ چھوڑوں مدفنِ طیبہ حیات کے بدلے
وہاں حیاتِ ابد ہے ممات کے بدلے

درِ نبیؐ سے سفر کر کے ہم نے ہائے نصیب
لیا عذابِ سقر کس نجات کے بدلے

بیانِ نعت میں کہتی ہے مجھ سے میری زباں
نباتِ مصر نہ لوں تیری بات کے بدلے

صفاتِ نیک کہاں ہیں، مجھے نصیب ہو کاش
صفِ نعالِ محمدؐ صفات کے بدلے

گر سبز کشتِ دل ہو مدینے کے آب سے
محشر میں کیوں پھر اس کو ہو خوف آفتاب سے

کہتی ہے گرمیٔ شبِ ماہِ فراق یاں
ٹھنڈی ہے واں کی دھوپ شبِ ماہتاب سے

کیوں مدفنِ بقیع سے محروم رہ گیا
شورِ فغاں ہے اس دلِ ناکامیاب سے

جب تک نہ ہو سکون مدینہ مجھے نصیب
یا رب! کہیں سکون نہ ہو اضطراب سے

فصلِ بہار و بابِ گلستاں عیاں ہے آج
میری کتابِ نعت کی ہر فصل و باب سے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سفر کا غم، نہ کچھ خوفِ سفینہ یاد رہتا ہے
وہاں جا کر تو بس مکہ مدینہ یاد رہتا ہے

ملا جس خاکِ طیبہ میں یہ دل، وہ کیوں نہ یاد آئے
کہ ہر انسان کو گنجِ دفینہ یاد رہتا ہے

مدینے میں وہ ہو جاتا ہے خالص دل کہ غیروں کی
نہ الفت یاد رہتی ہے، نہ کینہ یاد رہتا ہے

مدینے کی خوشی ہے ہند کی ظلمت میں ایسی یاد
کہ جیسے قبر میں عاصی کو جینا یاد رہتا ہے

گر نصیب اپنی محمدؐ کی شفاعت ہو جائے
ہے یہ امید کہ عصیاں بھی عبادت ہو جائے

شرطِ الفت ہے یہی، جان بھی رخصت ہو جائے
مرقدِ پاک سے عاشق کی جو فرقت ہو جائے

اس سے مولا کو محبت ہے، فرشتوں کو وفاق
جس کو یاں ذاتِ محمدؐ سے محبت ہو جائے

تشنہ کامانِ محبت کی دعا ہے یا رب
کہ ہمیں پانی مدینے کا عنایت ہو جائے

یا خدا! خفتہ و بیدار زباں کو میری
رات دن صلِ علیٰ کہنے کی عادت ہو جائے

یہ آنکھوں میں مدینے کی کہیں تصویر پھرتی ہے
جو پتلی آنکھ کی ہر وقت بے تاخیر پھرتی ہے

بیاں آب مدینہ کی حلاوت کا ہو کیا مجھ سے
کہ لذت کوہ دل میں مثلِ جوئے شیر پھرتی ہے

ہوس چل مدینے میں، زرِ خالص بنا دل کو
بجائے خاک واں اڑتی ہوئی اکسیر پھرتی ہے

نگاہِ محوِ نظارہ پھرے کس طور جالی سے
کہیں کب اک طرف سے گردنِ تصویر پھرتی ہے

قصور اپنا ہی تھا جو ہم مدینے سے چلے آئے
نگاہِ رحمتِ حق کس سے بے تقصیر پھرتی ہے

اللہ! میری موت مدینے میں آ چکے
شہر رسولؐ عشق مرا آزما چکے

دنیا میں آخرت کے مزے لوٹتے ہیں وہ
جو رنج و دردِ راہِ مدینہ اٹھا چکے

کیا ان کو آفتابِ قیامت کا دغدغہ
دل جن کا داغِ عشقِ محمدؐ جلا چکے

حاضر ہے نقدِ جاں مگر آتی ہے مجھ کو شرم
مدفن بقیع میں کہیں اس مول کیا چکے

صلی اللہ علیہ وسلم

عالی ہو کیوں نہ جاہِ مدینہ منورہ
محبوبِ حق ہیں، شاہِ مدینہ منورہ

بالیدگیٔ حسن ہے ہر دم تو کیا عجب
گردوں بنی کلاہِ مدینہ منورہ

یا رب عذاب و فتنۂ دارین سے مجھے
حاصل رہے پناہِ مدینہ منورہ

پوچھا جو دل سے باعث سوز نہاں تو بس
نکلے صدا کہ آہ مدینہ منورہ

لب ہوویں اور ثنائے مدینہ منورہ
ہوں کان اور صدائے مدینہ منورہ

آنکھیں ہوں اور دیدِ مدینہ ہو رات دن
دل ہووے اور ہوائے مدینہ منورہ

یہ ہاتھ ہوویں اور وہ پُرنور جالیاں
یہ چشم اور بُکائے مدینہ منورہ

یہ پاؤں اور فضائے مدینہ مدام ہو
سیر اور نخل ہائے مدینہ منورہ

یا رب! یہ جاں ہو اور مدینے کی موت ہو
فانی ہو اور فنائے مدینہ منورہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ملک ہائے دل میں جاگیر مدینہ طیبہ
اللہ اللہ شان تسخیرِ مدینہ طیبہ

دل میں ہر دم ہے وہ تنویرِ مدینہ طیبہ
پھرتی ہے آنکھوں میں تصویرِ مدینہ طیبہ

کیا جماعت، کیا نماز اور صلوٰۃ اور کیا سلام
کیا اذان اور کیا ہے تکبیرِ مدینہ طیبہ

اس عذابِ ہند سے یا رب رہائی ہو نصیب
رکھ مجھے تو پا بہ زنجیر مدینہ طیبہ

مثلِ آہن کیوں نہ ہوں مجذوب لاکھوں دل کہ ہے
رشکِ مقناطیس تاثیرِ مدینہ طیبہ

باغ رضواں ہے مدینہ طیبہ
راحتِ جاں ہے مدینہ طیبہ

میری ان آنکھوں سے اک لحظہ بھی کیوں
ہائے پنہاں ہے مدینہ طیبہ

گر کہو فردوس دنیا میں نہیں
کیوں نہیں، ہاں ہے مدینہ طیبہ

بہرِ ثقل و خفتِ ایمانِ خلق
کیا ہی میزاں ہے مدینہ طیبہ

وہ کتاب رحمت اے مولا دکھا!
جس کا عنواں ہے مدینہ طیبہ

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

کسی نے نفس کو بہرِ سفر مارا تو کیا مارا
قدم راہِ مدینہ چھوڑ کر مارا تو کیا مارا

یہ سر مٹ جائے گھس کر مسجدِ احمدؐ میں اک دن کاش
یہاں کی مسجدوں میں ہم نے سر مارا تو کیا مارا

نہ تھا ظاہر تو جال ان جالیوں کے پاس، حیراں ہوں
الٰہی مرغ دل پر پھینک کر مارا تو کیا مارا

مدینے میں نہ آئی موت اے جان فقیر افسوس
قضا نے ہند میں تجھ کو اگر مارا تو کیا مارا

کہاں تو اک دھواں دل کا، کہاں وہ گنبدِ اخضر
جو نعرہ تو نے آہِ بے اثر مارا تو کیا مارا

گرمئ ہجر سے چین مجھے افسوس ہے، دم بھر کیوں نہ ہوا
سایۂ نخلِ مدینہ کبھی مجھ کو بھی میسر کیوں نہ ہوا

رشک ہے چرخِ اخضر سے، یہ ہر دم دیکھ رہا ہے آپ
سامنے ان آنکھوں کے بھی یوں وہ گنبدِ اخضر کیوں نہ ہوا

رہتی دور ہمیشہ خدایا دامنِ دل سے نجاست ہند
عاشق احمدؐ کا بھی وطن وہ طیبۂ اطہر کیوں نہ ہوا

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

گر مدینہ جائے رحمت ہے تو احمدؐ کے سبب
خاک میں اس کی جو صحت ہے تو احمدؐ کے سبب

درمیان حجرہ و منبر، یہ تم جانو یقیں
روضۂ بستانِ جنّت ہے تو احمدؐ کے سبب

ہیں بقیعِ پاک کے مدفون مغفورِ خدا
مغفرت واں بے نہایت ہے تو احمدؐ کے سبب

دل کو احمدؐ کے لیے ہے مسجدِ احمدؐ کا شوق
اور مدینے سے جو الفت ہے تو احمدؐ کے سبب

واں کے صحرا کا، مساجد کا، جبل کا، نخل کا
دل جو مشتاقِ زیارت ہے تو احمدؐ کے سبب

جہاں میں ذاتِ نبیؐ رحمت ہدیۂ کبریا ہے ہم کو
ہمارے پاس آئی ہے محمدؐ کی شکل بن کر خدا کی رحمت

سکونِ ظلِّ جدارِ احمدؐ میں سوز دل کی دوا ہے واللہ
مدینۂ با سکینہ ہے بہرِ قلبِ مضطر خدا کی رحمت

خدا کی رحمت کا مینہ برستا ہے اہلِ ایماں پہ، اپنے منہ سے
ملا ہے ابرِ زباں کو وہ یہ درودِ سرورؐ خدا کی رحمت

صلی اللہ علیہ وسلم

مدینہ میں جو ہمیں زیرِ سر ہو خشت نصیب
تو کیا عجب ہے کہ ہو افرِ بشت نصیب

جو خوش نصیب بھی ہوتے تو ہوتے ہم مدنی
ہزار حیف کہ ہندی ہیں ہم تو زشت نصیب

ملا ہے ہم کو پیرِ مصطفیٰ سے وہ قرآں
کسی کو ہووے گی ایسی کہاں نوشت نصیب

فقیر قبر بنے گی تری مدینے میں
جو ہو چکی ہے اسی خاک سے سرشت نصیب

مدینے کی وہ صورت جب نظر سے ہو گئی غائب
بصر گویا ہماری چشمِ تر سے ہو گئی غائب

گئی شکل مدینہ دیکھتے ہی دل کی تاریکی
سیاہی رات کی نورِ سحر سے ہو گئی غائب

مدینے کے سفر میں ہر مصیبت کیوں نہ راحت ہو
حقِ عاشق میں تکلیف اس سفر سے ہو گئی غائب

بہار دائمی ہے روضۂ فردوس کی صورت
خزاں اس روضۂ خیر البشرؐ سے ہو گئی غائب

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رخِ ہجراں تو ہم ہر روز و ہر شب دیکھ لیتے ہیں
ذرا پھر بھی مدینہ، دیکھیے کب دیکھ لیتے ہیں

عجب والے عرب کی شکل کو جب دیکھ لیتے ہیں
عرب کیا دیکھتے ہیں، قدرتِ رب دیکھ لیتے ہیں

نگاہ چشم کوکب رات بھر دیکھے مدینے کو
تو کس حسرت سے ہم یاں چشم کوکب دیکھ لیتے ہیں

وہ کم ہیں جو ہیں مجنوں چشم لیلائے مدینہ پر
مدینہ دیکھنے کو تو وہاں سب دیکھ لیتے ہیں

عرش کے سایہ میں چین ان کے لئے کیونکر نہ ہو
جن کے دل سے دور عکس قامت بے ظل نہیں

کب وہ دن ہو گا، کہیں گے قافلے والے کہ آج
بیچ میں باقی مدینے کے، کوئی منزل نہیں

مدحِ احمدؐ لاتناہی ہے تو اس کے ذکر میں
بحرِ شعر اپنا ہے وہ جس کا کہیں ساحل نہیں

ناتواں ہوں میں، سفر مشکل ہے مجھ کو اے فقیر
پر خدا آساں کرے مشکل تو کچھ مشکل نہیں

فردوس کا چمن ہے مدینہ رسولؐ کا
کیونکر نہ ہو، وطن ہے مدینہ رسولؐ کا
جا پہنچے میری خاک ہی اڑ کر وہاں کہیں
مقصودِ خستہ تن ہے مدینہ رسولؐ کا
اک ہم بھی بے نصیب ہیں اور ایک وہ بھی ہیں
جن کے لیے وطن ہے مدینہ رسولؐ کا
اس نام کے مزے سے ہیں لب بند، کیا کہوں
جو لذتِ دہن ہے مدینہ رسولؐ کا

مشک و گلاب و عطر میں خوشبو جو بس گئی
کیا ان میں مل گیا ہے پسینہ رسولؐ کا
ہے الفِ شہرِ ہند سے بہتر، جو عشق باز
دیکھیں مدینہ ایک مہینا رسولؐ کا
واں رہ کے خوش ہیں جن و ملک اور ہر بشر
ہے شہرِ پُر سرور و سکینہ رسولؐ کا
اے مردہ دل فقیر کہیں ہند سے نکل
چل تو مزار دیکھ کے جینا، رسولؐ کا

اے میرے رب! مدینۂ احمدؐ دکھا مجھے
وہ پُرطرب مدینۂ احمدؐ دکھا مجھے
بیدار دونوں آنکھوں سے، خوابیدہ خواب میں
یوں روز و شب مدینۂ احمدؐ دکھا مجھے
کہتی ہے چشمِ زار کہ اے دل وضو کے ساتھ
چل باادب مدینۂ احمدؐ دکھا مجھے
میری دعا قبول نہیں ہے تو یا خدا!
تُو بے طلب مدینۂ احمدؐ دکھا مجھے

سایۂ حُسنِ قدم حُسنِ محمدؐ ہے تو صاف
حُسنِ باقی کا پتا شکلِ بشر دیتی ہے
بوسۂ حور میں یا میوۂ فردوس میں ہو
جو مزا دل کو مدینے کی تمر دیتی ہے
بے اثر کیوں نہ ہو ہم عاصیوں کی آہِ بلند
سرو کی شاخ یہاں کس کو ثمر دیتی ہے
راہِ جنت نظر آتی تھی مدینے میں فقیرؔ
خاک اس شہر کی وہ کحلِ بصر دیتی ہے

ماہنامہ "نعت" لاہور

۱۹۸۸ء کے خاص نمبر

- جنوری ——— حمدِ باری تعالیٰ
- فروری ——— نعت کیا ہے
- مارچ ——— مدینۃ الرسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم (حصہ اوّل)
- اپریل ——— اردو کے صاحبِ کتاب نعت گو (حصہ اوّل)
- مئی ——— مدینۃ الرسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم (حصہ دوم)
- جون ——— اردو کے صاحبِ کتاب نعت گو (حصہ دوم)
- جولائی ——— نعتِ قدسی
- اگست ——— غیر مسلموں کی نعت (حصہ اوّل)
- ستمبر ——— رسول نمبروں صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا تعارف (حصہ اوّل)
- اکتوبر ——— میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم (حصہ اوّل)
- نومبر ——— میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم (حصہ دوم)
- دسمبر ——— میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم (حصہ سوم)

۱۹۸۹ء کے خاص نمبر

ماہنامہ "نعت" لاہور

- جنوری ——— لاکھوں سلام (حصہ اول)
- فروری ——— رسول نمبروں کا تعارف (حصہ دوم)
- مارچ ——— معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم (حصہ اول)
- اپریل ——— معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم (حصہ دوم)
- مئی ——— لاکھوں سلام (حصہ دوم)
- جون ——— غیر مسلموں کی نعت (حصہ دوم)
- جولائی ——— کلامِ ضیاء (علامہ ضیاء القادری) حصہ اول
- اگست ——— کلامِ ضیاء (حصہ دوم)
- ستمبر ——— اردو کے صاحبِ کتاب نعت گو (حصہ سوم)
- اکتوبر ——— درود و سلام (حصہ اول)
- نومبر ——— درود و سلام (حصہ دوم)
- دسمبر ——— درود و سلام (حصہ سوم)

ماہنامہ نعت لاہور ۱۹۹۰ء کے خاص نمبر

- جنوری ــــ حسن رضا بریلوی کی نعت
- فروری ــــ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نمبروں کا تعارف (حصہ سوم)
- مارچ ــــ درود و سلام (حصہ چہارم)
- اپریل ــــ درود و سلام (حصہ پنجم)
- مئی ــــ درود و سلام (حصہ ششم)
- جون ــــ غیر مسلموں کی نعت (حصہ سوم)
- جولائی ــــ اردو کے صاحب کتاب نعت گو (حصہ چہارم)
- اگست ــــ وارثیوں کی نعت
- ستمبر ــــ آزاد بیکانیری کی نعت (حصہ اول)
- اکتوبر ــــ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم (حصہ چہارم)
- نومبر ــــ درود و سلام (حصہ ہفتم)
- دسمبر ــــ درود و سلام (حصہ ہشتم)

ماہنامہ نعت لاہور

۱۹۹۱ء کے خاص نمبر

جنوری	ــــ ✿	شہیدانِ ناموس رسالت (اول)
فروری	ــــ ✿	شہیدانِ ناموس رسالت (دوم)
مارچ	ــــ ✿	شہیدانِ ناموس رسالت (سوم)
اپریل	ــــ ✿	شہیدانِ ناموس رسالت (چہارم)
مئی	ــــ ✿	شہیدانِ ناموس رسالت (پنجم)
جون	ــــ ✿	غریب سہارنپوری کی نعت
جولائی	ــــ ✿	نعتیہ مسدس
اگست	ــــ ✿	فیضانِ رضا
ستمبر	ــــ ✿	عربی ادب میں ذکرِ میلاد
اکتوبر	ــــ ✿	سراپائے سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
نومبر	ــــ ✿	اقبالؒ کی نعت
دسمبر	ــــ ✿	حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بچپن

ماہنامہ نعت لاہور ۱۹۹۲ء کے خاص نمبر

جنوری	نعتیہ رباعیات
فروری	آزاد بیکانیری کی نعت (حصہ دوم)
مارچ	نعت کے سائے میں
اپریل	حیات طیبہ میں پیر کے دن کی اہمیت (اول)
مئی	حیات طیبہ میں پیر کے دن کی اہمیت (دوم)
جون	حیات طیبہ میں پیر کے دن کی اہمیت (سوم)
جولائی	غیر مسلموں کی نعت۔ حصہ چہارم (لالہ کچھمی نرائن سخا کی نعت گوئی)
اگست	آزاد نعتیہ نظم
ستمبر	سیرت منظوم
اکتوبر	سراپائے سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (حصہ دوم)
نومبر	سفرِ سعادت، منزل محبت (حصہ اول)
دسمبر	سفرِ سعادت، منزل محبت (حصہ دوم)

۱۹۹۳ء کے خاص نمبر

○ جنوری	۹۲ (قطعات)
○ فروی	عربی نعت اور علامہ نبہانی
○ مارچ	ستار وارثی کی نعت گوئی
○ اپریل	حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور بچے
○ مئی	حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سیاہ فام رفقا
○ جون	زائرِ مدینہ بہزاد لکھنوی کی نعت
○ جولائی	تسخیرِ عالمین اور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم (حصہ اوّل)
○ اگست	تسخیرِ عالمین اور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم (حصہ دوم)
○ ستمبر	رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نمبروں کا تعارف (حصہ چہارم)
○ اکتوبر	نعت ہی نعت
○ نومبر	یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)
دسمبر	حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رشتہ دار خواتین

راجا رشید محمود کی مطبوعات

اردو مجموعہ ہائے نعت

☆ ۱- ورفعنالک ذکرک (پہلا مجموعہ نعت) ۱۹۷۷

☆ ۲- حدیث شوق (دوسرا مجموعہ نعت) ۱۹۸۲، ۱۹۸۴، ۱۹۸۶

☆ ۳- منشور نعت (اردو اور پنجابی فردیات) ۱۹۸۸

☆ ۴- سیرت منظوم (بصورت قطعات) ۱۹۹۲

☆ ۵- "۹۲" (نعتیہ قطعات) ۱۹۹۳

پنجابی مجموعہ ہائے نعت

☆ ۶- نعتاں دی ڈالی (صدارتی ایوارڈ یافتہ) ۱۹۸۵، ۱۹۸۷

☆ ۷- حق دی تائید- ۱۹۵۶

تحقیق نعت

☆ ۸- پاکستان میں نعت- ۱۹۹۳

انتخاب نعت

☆ ۹- مدح رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- ۱۹۷۳

☆ ۱۰- نعت خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم- ۱۹۸۲، ۱۹۸۸

☆ ۱۱- نعت حافظ (حافظ پیلی بھیتی کی نعتوں کا انتخاب) ۱۹۸۶

☆ ۱۲- قلزم رحمت (امیر مینائی کی نعتوں کا انتخاب) ۱۹۸۷

☆ ۱۳- نعت کائنات (اصناف سخن کے اعتبار سے ضخیم انتخاب) مبسوط تحقیقی مقدمے کے ساتھ- جنگ پبلشرز کے زیر اہتمام

اسلامی موضوعات پر کتابیں

☆ ۱۴- احادیث اور معاشرہ- ۱۹۸۶، ۱۹۸۷، ۱۹۸۸

☆ ۱۵- ماں باپ کے حقوق- ۱۹۸۵، ۱۹۹۳

☆ ۱۶- حمد و نعت (تدوین) ۱۶ مضامین، ۳۹ منظومات- ۱۹۸۸

☆ ۱۷- میلاد النبیؐ (تدوین) ۱۸ مضامین، ۸۰ میلادیہ نعتیں- ۱۹۸۸

☆ ۱۸- مدینۃ النبیؐ (تدوین) ۱۸ مضامین، ۵۷ منظومات- ۱۹۸۸

تاریخ اور تاریخی شخصیات

☆ ۱۹- اقبال و احمد رضا ـــ مدحت گران پیغمبر- ۱۹۷۷، ۱۹۷۹، ۱۹۸۷

☆ ۲۰- اقبال، قائد اعظم اور پاکستان- ۱۹۸۳، ۱۹۸۷

☆ ۲۱- قائد اعظم، ـــ افکار و کردار- ۱۹۸۵

☆ ۲۲- تحریک ہجرت ۱۹۲۰ (تاریخی و تحقیقی تجزیہ- ۳۶۴ صفحات) ۱۹۸۲، ۱۹۸۶

مزید تصانیف

☆ ۲۳- میرے سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- ۱۹۸۷

☆ ۲۴- حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور بچے- ۱۹۹۳

☆ ۲۵- تسخیر عالمین اور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- ۱۹۹۳

☆ ۲۶- درود و سلام- ۱۹۹۳

☆ ۲۷- قرطاس محبت (حب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مظاہر) ۱۹۹۲

☆ ۲۸- سفر سعادت، منزل محبت (سفرنامہ حجاز) ۱۹۹۲

☆ ۲۹- راج دلارے (بچوں کے لیے نظمیں) ۱۹۸۵، ۱۹۸۷

تراجم

☆ ۳۰- الخصائص الکبری جلد اول و دوم (از علامہ سیوطی) ۱۹۸۲

☆ ۳۱- فتوح الغیب (از حضرت غوث الاعظم) ۱۹۸۳

☆ ۳۲- تعبیر الرؤیا (منسوب بہ امام سیرین) ۱۹۸۲

☆ ۳۳- نظریہ پاکستان اور نصابی کتب (تدوین و ترجمہ) ۱۹۷۱

راجا رشید محمود کی ایک نیاز مندانہ تالیف

درود و سلام

فہرست مندرجات یہ ہے:

صفحات: ۱۲۸

ہدیہ: دعائے خیر

چھ روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب کریں

ناشر

ایوان درود و سلام

اظہر منزل ۔ نیو شالامار کالونی ۔ ملتان روڈ ۔ لاہور (کوڈ ۵۴۵۰۰)

☆ ۔۔۔۔۔۔۔۱۹۹۱ کی صدارتی ایوارڈ یافتہ کتاب ۔۔۔۔۔۔۔ ☆

قوسِ قزح

(اسلامی موضوعات پر دھنک رنگ مضامین)

شہناز کوثر ۔۔۔۔۔۔۔۔ کی اس تصنیف میں

* حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیاتِ پاک میں ربیع الاول کے مہینے میں ہونے والے ۳۹ واقعات کا تفصیلی ذکر ہے۔
* حمد میں نعت کی اور نعت میں اظہارِ عجز کی صورتوں پر مضامین ہیں۔
* احادیثِ مقدسہ کے حوالے سے مدینۂ طیبہ کی اہمیت پر بحث ہے۔
* درودِ پاک کی اہمیت و فضیلت پر کئی مضامین میں دلآویز انداز میں نئے زاویوں سے روشنی ڈالی گئی ہے۔
* انسان کے اشرف المخلوقات ہونے کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ اس کے سانس کی نالی اور پھیپھڑے پر کلمۂ طیبہ لکھا ہوا ہے۔
* اسلامی تعلیمات میں عدد کی اہمیت پر بصیرت افروز معلومات دی گئی ہیں۔
* حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شانِ اقدس میں گستاخی کرنے والوں کو فنا فی النار کر کے تختہ دار کو چومنے والے غازیوں کی مشترکہ خصوصیات کا تفصیلی تجزیہ ہے۔

کتابت و طباعت خوبصورت، سادہ و پرکار سرورق

۱۹۲ صفحات، قیمت پچاس روپے

ناشر

اختر کتاب گھر

اظہر منزل ۔ نیو شالامار کالونی ۔ ملتان روڈ ۔ لاہور (کوڈ ۵۴۵۰۰)

فون ۷۴۶۳۶۸۴

☆------۱۹۹۲ کی صدارتی ایوارڈ یافتہ کتاب------☆

حیاتِ طیبہ میں

پیر کے دن کی اہمیت

حضور فخرِ موجودات علیہ السلام والصلوۃ پیر کے دن اس دنیا میں تشریف لائے' پیر ہی کے دن اعلانِ نبوت فرمایا' پیر ہی کو قبلہ تبدیل فرمایا' پیر ہی کو کئی غزدوں میں شرکت فرمائی' پیر ہی کو صلح حدیبیہ فرمائی' پیر ہی کو مکہ فتح کیا' پیر ہی کو حجۃ الوداع فرمایا' پیر ہی کو اللہ تعالیٰ سے جا ملے۔

حضور رحمت ہر عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حیاتِ طیبہ کے ۱۳۵ ایسے واقعات کے بارے میں تحقیق و تجسس کا شاہکار۔ محبتِ حضور (علیہ الصلوۃ والسلام) کی زبان میں لکھی گئی کتاب ------ جس سے پیر (دوشنبہ) کے دن کی اہمیت اربابِ عقیدت پر آشکار ہوتی ہے۔

ان بصیرت افروز واقعات اور ان کے اندازِ پیشکش سے متاثر نہ ہونا آپ کے بس میں نہیں ہو گا۔

شہناز کوثر کی ایک تحقیق

۳۱۲ صفحات۔ قیمت ۸۰ روپے

ناشر

اختر کتاب گھر

اظہر منزل۔ نیو شالامار کالونی۔ ملتان روڈ۔ لاہور (کوڈ ۵۴۵۰۰)

فون: ۷۴۶۳۶۸۴

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سیاہ فام رفقا

اظہر محمود کی تالیف لطیف

۳۲ صحابہ کرام کا تذکرہ' جن کا رنگ سیاہ تھا لیکن دل نورِ اسلام سے منور و مستنیر تھے' جنہیں کائنات کے آقا و مولا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے غلامی کی زنجیروں سے رہائی دے کر اپنے ساتھیوں کی صف میں شامل فرما لیا۔ جن میں سے کسی کو حضرت عمرِ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ جیسے جلیل القدر صحابہ "ہمارے آقا" کہہ کر پکارا کرتے تھے' کسی کے بارے میں حضور فخرِ موجودات علیہ السلام والصلوۃ نے فرمایا کہ ان کی توجہ سے زمین و آسمان کا دائرہ قائم ہے۔ کسی کے متعلق ارشاد ہوا کہ یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بیش قیمت ہیں۔ کسی کو حضور سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی آخری خدمت کا موقع ملا۔ کسی کا بستر سرکار علیہ الصلوۃ والسلام خود بچھاتے' لپیٹتے تھے۔ ایسی ایک خاتون کو حضور رسولِ انام علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنی ماں کہا۔ ان میں ایک ایسی شخصیت بھی ہے جس کا مدفن زمین نہیں بنی' انہیں براہِ راست جنت میں پہنچا دیا گیا۔

حضرت بلال بن رباح' حضرت خالد بن رباح' حضرت ہلال حبشی' حضرت عبید حبشی' حضرت ایمن' حضرت اسامہ بن زید' حضرت روبجل حبشی' حضرت زید بن بولی' حضرت نابل' حضرت ابو مھلبہ' حضرت عامر بن فہیرہ' حضرت انجشہ' حضرت اسود حبشی' حضرت عرار' حضرت زرعہ' حضرت زاہر بن حرام' حضرت خفاف بن ندبہ' حضرت اسلم حبشی' حضرت یسار' حضرت نفیع ابوبکرہ' حضرت رباح اسود' حضرت جعیل' حضرت جعال' حضرت عبداللہ حبشی' حضرت سعد الاسود اور حضرت حمامہ' حضرت غفیرہ' حضرت ام ایمن' حضرت برکہ حبشیہ' حضرت سعیرہ الاسدیہ اور حضرت نبعہ حبشیہ (رضی اللہ عنہم) کا تذکرہ

صفحات ۱۱۲ - قیمت ۴۰ روپے

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اقربا

اظہر محمود (ڈپٹی ایڈیٹر ماہنامہ ”نعت“ کی ایک اور تصنیف)

جس میں

حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دادا جان،
نانا جان، والدِ ماجد، خالو، چچا، پھوپھا، ماموں، بھائی
بہنوئی، سسر، سالوں، بیٹوں، منہ بولے بیٹوں،
سمدھیوں، بھتیجوں ، نواسوں، ہم زلفوں،
بھانجوں اور دامادوں کا تفصیلی تذکرہ موجود ہے۔

عنقریب زیورِ طبع سے آراستہ ہوگی

قرآنِ حکیم کی مقدس آیات اور احادیثِ نبویؐ آپ کی دینی معلومات میں اضافے اور تبلیغ کے لیے شائع کی جاتی ہیں۔ اِن کا احترام آپ پر فرض ہے۔ ماہنامہ نعت کا ہر صفحہ حضورِ سرورِ کائنات علیہ السلام والصلوٰۃ کے ذکرِ مبارک سے مزیّن ہے۔ لہٰذا ماہنامہ نعت کو صحیح اسلامی طریقے کے مطابق بے حرمتی سے محفوظ رکھیں۔

قارئینِ محترم سے التماس

میری صلاحیتیں والدین کے حُسنِ تربیت کے باعث نعت کی خدمت کے لئے مختص ہوئی ہیں اور ماہنامہ ”نعت“ لاہور کا اجرا میرے والدِ مرحوم راجا غلام محمدؐ صاحب (متوفّٰی ۱۲ مئی ۱۹۸۸ء بروز پیر) اور میری والدۂ مرحومہ نُور فاطمہ (متوفیہ ۱۹ر اگست ۱۹۹۰ بروز اتوار) کی اشیرباد سے ہوا۔ اس لئے اگر آپ کو ماہنامہ ”نعت“ میں کوئی چیز پسند آجائے تو ان کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا کریں۔

(ایڈیٹر)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۲۹۱
ماہنامہ
نعت
لاہور
لا الٰہ الا اللہ
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
حامد